صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 3 مارچ 2009 بمطابق 5 ربیع الاول 1430ہجری صبح گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

كَانَ ٱلنَّاسُ أُمَّةً وَٰحِدَةً فَبَعَثَ ٱللَّهُ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ وَأَنزَلَ مَعَهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ لِيَحۡكُمَ بَيۡنَ ٱلنَّاسِ فِيمَا ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِۚ وَمَا ٱخۡتَلَفَ فِيهِ إِلَّا ٱلَّذِينَ أُوتُوهُ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ ٱلۡبَيِّنَٰتُ بَغۡيَۢا بَيۡنَهُمۡۖ فَهَدَى ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَا ٱخۡتَلَفُواْ فِيهِ مِنَ ٱلۡحَقِّ بِإِذۡنِهِۦۗ وَٱللَّهُ يَهۡدِي مَن يَشَآءُ إِلَىٰ صِرَٰطٖ مُّسۡتَقِيمٍ۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

(ترجمہ): (پہلے تو سب) لوگوں کا ایک ہی مذہب تھا (لیکن وہ آپس میں اختلاف کرنے لگے) تو خدا نے (ان کی طرف) بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے پیغمبر بھیجے اور ان پر سچائی کے ساتھ کتابیں نازل کیں تاکہ جن امور میں لوگ اختلاف کرتے تھے ان کا ان میں فیصلہ کردے۔ اور اس میں اختلاف بھی انہیں لوگوں نے کیا جن کو کتاب دی گئی تھی باوجود یہ کہ ان کے پاس کھلے ہوئے احکام آچکے تھے (اور یہ اختلاف انہوں نے صرف) آپس کی ضد سے (کیا) تو جس امر حق میں وہ اختلاف کرتے تھے خدا نے اپنی مہربانی سے مومنوں کو اس کی راہ دکھا دی۔ اور خدا جس کو چاہتا ہے سیدھا رستہ دکھا دیتا ہے۔
و آخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔
جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب! یو ډیره ضروری خبره کول غواړمه۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب، میں بھی بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: اگر یہ 'کوئسچنز آور' کے بعد کریں تو۔۔۔۔۔
جناب محمد جاوید عباسی: جناب، آپ نے ہمیں کل بھی موقع نہیں دیا، ہمارے ساتھ کل بھی زیادتی ہوئی ہے، اسلئے ہمیں موقع دیا جائے۔
جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب۔
جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، زما سوال دے۔
جناب سپیکر: دے نه پس۔

(شور)

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیر Important چه دے، هغه Time factor دے چه تاسو کومه ایجنډا مونږله راکوئ نو په هغے کښے 10.00 a.m وی او اوس پاؤ کم دولس بجے دی نواوس به تقریباً یوه نیمه بجه یا یوے بجے پورے زمونږ Proceedings ختم شی نو آیا دا دومره قیمتی وخت او په یو یو Sitting باندے زمونږه ډیرے زیاتے خرچے کیږی، زما دا یو خواست دے تاسو ته، چیئر ته او ټولو ممبرانو صاحبانو ته چه تاسو له پخپله هم دا ټائم Observe کول پکاردی او د دے پابندی کول پکار دی چه مونږ په لږ وخت کښے ډیر Proceedings اوکړوځکه چه زمونږ بزنس مطلب دا دے، ډیر Nil روان دے نو دا زما خواست دے۔ تاسو دے باره کښے لږ ډائریکشنز ورکړئ، ایم پی ایز صاحبانو ته هم او خپله هم ځکه چه دا دس بجے وخت دے او اوس پاؤ کم دولس بجے دی او ډیر قیمتی وخت دے او دا ضائع کیږی۔ ډیره مننه، ډیره مهربانی۔
جناب سپیکر: میری تمام معزز اراکین سے گزارش ہے کہ جس طرح ہمارے معزز ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا تو یہ انتہائی قیمتی وقت ہوتا ہے، مہربانی کر کے وقت پر آنے کی اپنی روٹین بنائیں، آپ کا بھی وقت قیمتی ہوتا ہے اور پورے ہاؤس کا وقت بھی قیمتی ہوتا ہے۔ ابھی یہ کتنے دنوں سے

کوئسچنز بھیجے گئے تھے معزز اراکین کے حلقوں کے اور وہ Wait کر رہے ہیں، تو واقعی بہت وقت ضائع ہو گیا، بہت زیادہ، تو آئندہ کیلئے اس کا خیال رکھیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر متعدد اراکین ایک ساتھ کھڑے ہو گئے)

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، اجازت ہے؟ آپ ایک کو موقع دے دیں، باقی بیٹھ جائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ اگر 'کوئسچنز آور' کے بعد Miscellaneous۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: سر، مہربانی کریں، کل بھی ہمیں موقع نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر: یہ میں بعد میں وقت دیتا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: کل بھی آپ نے اجلاس ختم کر دیا تھا اور ہمیں موقع نہیں ملا تھا۔

جناب سپیکر: کل آپ پورا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ ہمیں سنیں، ہمیں موقع دیں۔

جناب سپیکر: آج 'کوئسچنز آور' کے بعد پھر وقت دیتا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب، پھر بعد میں آپ وقت نہیں دیتے۔ کل بھی ایسا ہی ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کل جی پورا ٹائم آپ کو مل چکا تھا۔ ابھی آپ ایجنڈا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپ تھوڑا اپنے آگے پیچھے دیکھیں، کیا آپ اچھے لگ رہے ہیں جو سارے چیخ رہے ہیں؟

(شور)

جناب سپیکر: ایک بندہ بولے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اس کے بعد، اس کے بعد۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: اچھا 'کوئسچنز آور' کے بعد، 'کوئسچنز آور' کے بعد بالکل آپ کو آزادی ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Mr. Muhammad Zamin Khan, Question No. 271.

* 271_ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ماحولیات و جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے کے پہاڑی علاقوں میں جنگلات کے فروغ و تحفظ کیلئے قومی خزانہ سے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات زمینوں کو کٹاؤ سے بچانے کا فریضہ بھی سرانجام دے رہا ہے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں سال 2001 سے لیکر تاحال کل کتنے رقبے پر جنگلات لگائے ہیں، نیز ضلع دیر میں حکومت نے 2001 سے لے کر اب تک زمینوں کو کٹاؤ سے بچانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں اور اب تک کتنی رقم خرچ کی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر جنگلات و ماحولیات): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات ملاکنڈ فارسٹ سرکل نے سال 2001 سے لیکر نومبر 2008 تک مختلف ترقیاتی منصوبوں اور صوبائی فنڈز کے تحت 50468 ایکڑ رقبے پر شجر کاری کی ہے۔ ڈویژن وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سوات: 8003 ایکڑ، کالام: 4500 ایکڑ، بونیر: 421 ایکڑ، الپورئی: 7575 ایکڑ، ملاکنڈ: 2719 ایکڑ، دیر پائین: 16744 ایکڑ، دیر بالا: 6367 ایکڑ، دیر: 1692 ایکڑ، کوہستان: 2447 ایکڑ، چترال: 50468 ایکڑ۔

علاوہ ازیں دیر پائین و بالا میں محکمہ جنگلات نے 2001 سے لیکر تاحال زمینوں کو کٹاؤ سے بچانے کی مد میں 2315338 مکسر فٹ چیک ڈیمز بنائے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	مکسر فٹ	اخراجات
1۔	دیر پائین	1109925	5.553
2۔	دیر بالا	1067381	5.335
3۔	دیر کوہستان	138032	0.472
	ٹوٹل	2315338	11.360

جناب محمد زمین خان: جناب سپیکر، شکریہ۔ دا زما کوئسچن جناب سپیکر، زهٔ۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ذرا سیریس ہو جائیں جی، معزز ممبر صاحب کھڑے ہیں۔

(شور)

جناب محمد زمین خان: دا زما کوئسچن سره Related دے۔

Mr Speaker. Any supplementary?

جناب محمد زمین خان: زما سر، په اصل کښے د دے کوئسچن مقصد دا وو چه په خپل بجټ سپیچ کښے هم ما د دے نشاندهی کړے وه چه په دے غریزو علاقو کښے خصوصاً زهٔ به صرف هغه خپله غریبه او غریزهٔ حلقه واخلم۔ هلته کښے چه کوم Forestation کیږی، زما د کلی په خوا کښے هم یو رقبه وه، په هغے باندے Forestation شوے دے نو هلته کښے بارا نونه راغلے دی او هغه چه څه بوټی ئے نال کړی وو نو هغه ئے هم ځان سره وړی دی، Erosion شوے دے، نو نه صرف هغه کومے پیسے چه لګیدلے وے، هم ضائع شوے، هغه بوټی هم لاړل، هغه Erosion هم اوشو نوچه کوم مقصد وو، هغه مقصد حاصل نه شو۔ دے د پاره ما دا کوئسچن کړے وو نو زما مقصد په دیکښے دا دے، ما دے سلسله کښے متعلقه ډیپارټمنټ ته اووئیل چه یره دیکښے تاسو دا تپوس ئے اوکړئ چه دغه کښے Erosion نه کیږی، نو دیکښے زما مطلب دا دے چه یره دیکښے پیسے لګیدلے دی او ما ته وائی چه پیسے په دے مد کښے زمونږ نشته، نو دا دے متعلقه کمیټئ ته حواله شی چه دیکښے مونږ راغوښتو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک شو۔ Minister concerned،پلیز جواب دیدیں۔مائیک آن کریں واجد علی خان صاحب کا۔

وزیر جنگلا ت: سپیکر صاحب، زهٔ د معزز رکن، چه دوئ د کوم مشکلاتو خبره اوکړه، دوئ چه کوم سوال کړے دے، د هغه سوال مطابق دوئ ته جواب راغلے دے چه دوئ څه غوښتے وو او دوئ چه کوم نن خبرے اوکړے نو د هغے مطابق که دوئ ته څه مشکلات وی نو زهٔ به خپل ډیپارټمنټ ته اووایم چه دوئ د کومے خبرے نشاندهی کوی، د هغے مطابق لږ څه مدد ئے اوکړی، کمک اوکړی او د دوئ دا مشکل چه دے، دا به حل کوی جی۔

Mr. Speaker: Thank you.

ڈاکٹرذاکراللہ خان: زما دیکښے سر، عرض دے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹرذاکراللہ۔

ڈاکٹرذاکراللہ خان: زما سر، دیکښے عرض دے چه دا Investigation چه دے چه دا څومره پیسے لګیدلے دی، دا واقعی لګیدلے دی یا چرته، خو دے قام ته، دے ټولے اسمبلئ ته خو د دا شے واضح شی کنه چه هلته ډیپارټمنټ څه کوی؟ دلته کاغذونو کښے څه وائی او هلته کښے چه مونږ لاړ شو نو هغه وائی چه مونږ سره پیسے نشته۔

جناب سپیکر: دا منسټر صاحب چه کوم جواب درکړو، تسلی اونشوه د هغے سره؟

ڈاکٹرذاکراللہ خان: نه سر، زما هغوی نه دا ریکویسټ دے چه دیکښے هم دوئ ولے په دے دغه کوی؟ دوئ د په دے باندے نه پریس کوی۔

وزیرماحولیات: ټهیک ده، سر۔ دیکښے کمیټئ ته د تللو خو داسے څه خاص خبره نشته او که دیکښے څه مشکل وی نو ډیپارټمنټ ته زهٔ دا وینا کوم چه دوئ د هغه مشکل حل کړی۔

جناب سپیکر: بس ټهیک شو، شکریه جی۔ ډاکټر ذاکر الله خان کوئسچن نمبر 273۔

* 273۔ ڈاکٹرذاکراللہ خان: کیاوزیرجنگلات ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے:

(الف) آیایہ درست ہے کہ تھانہ ملاکنڈایجنسی کے مقام پرایک فش ہیچری چندسال قبل قائم کی گئی تھی;

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فش ہیچری سے مہاشیر مچھلی کی مصنوعی افزائش نسل کیلئے چھوٹے بچے فارم مالکان کوفراہم کیے جاتے ہیں;

(ج) اگر(الف)اور(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(1) مذکورہ فش ہیچری کے قیام پر کل کتنی لاگت آئی ہے;

(2) قیام کے بعدتاحال ہیچری سے کل کتنی مچھلیاں فارم مالکان کوفراہم کی گئی ہیں;

(3) مذکورہ ہیچری میں کل کتنے سرکاری اہلکار تعینات ہیں اوران کی ماہانہ تنخواہ کتنی ہے; تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجدعلی خان(وزیرماحولیات): (الف)درست ہے۔

(ب) درست نہیں ہے۔ مذکورہ فش ہیچری کا قیام مہاشیر مچھلی کی نسل بچانے اور ڈیموں اور دریاؤں میں اس کی تعداد بڑھانے کی خاطر عمل میں لایا گیا۔ مہاشیر مچھلی کے بڑھنے کی رفتار تالابوں میں سست ہونے کی وجہ سے ان کو فارم مالکان کو نہ تو فراہم کیا جاتا ہے اور نہ ہی فارم مالکان اسے پسند کرتے ہیں۔

(ج) اب تک کل 17.730 ملین لاگت آئی ہے۔

(2) اب تک کوئی نہیں۔

(3) اہلکاروں کی کل تعداد چوبیس ہے جس میں ایک آسامی خالی ہے اور ان کی ماہانہ تنخواہ 155.359 بنتی ہے۔ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

اسسٹنٹ ڈائریکٹر فشریز	1
اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر	1
اسسٹنٹ وارڈن فشریز	1
آفس اسسٹنٹ	1
سینیئر کلرک	1
جونیئر کلرک	1
الیکٹریشن	1
ٹیوب ویل آپریٹر	1
ڈرائیور	1
فشریز واچرز	1
لیبارٹری اٹنڈنٹ	1
نائب قاصد	1
چوکیدار	2
کل تعداد	24

ضمنی مواد: مہاشیر مچھلی شکاریوں کیلئے بہترین مچھلی ہے کیونکہ یہ تفریح کے بہترین مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس مچھلی کی افزائش اور بڑھوتری کیلئے درجہ حرارت اٹھارہ تا بیس ڈگری سینٹی گریڈ موزوں ہے، اسی وجہ سے یہ مچھلی تالابوں کیلئے موزوں نہیں ہے۔

مہاشیر ریسرچ سنٹر بمقام تھانہ ملاکنڈ ایجنسی کا قیام مہاشیر کی نسل کو بچانے کیلئے ایک ترقیاتی منصوبے کے تحت سال 1991 میں عمل میں لایا گیا جو سال 1995 میں مکمل ہوا۔ اس سنٹر میں مہاشیر مچھلی کی نگہداشت اور افزائش نسل پر کام کیا جاتا ہے۔ شروع میں اس کو کارپ مچھلی ہیچری کے طرز پر بنایا گیا لیکن بعد میں نیپال سے آئے ہوئے ماہرین کے مشورے پر دوسرے ترقیاتی منصوبے کے تحت یہ ہیچری صرف مہاشیر مچھلی کی افزائش کیلئے مختص کی گئی۔

اس ریسرچ سنٹر میں پہلی کامیاب افزائش کا تجربہ اگست سال 2004 میں کیا گیا اور دو مہینے بعد بدست جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، ممبر صوبائی اسمبلی 37000 بچہ دریائے سوات میں مزید افزائش کیلئے چھوڑا گیا اور اس کے بعد اب تک 60,000 مہاشیر پونگ (بچہ) دریائے سوات میں چکدرہ کے مقام پر فشنگ ہٹ اور دریا پنگوڑہ میں خزا ایریا کے مقام میں چھوڑے گئے ہیں۔

گزشتہ دو سالوں 2006 اور 2007 میں اس کی پیداواری صلاحیت مندرجہ ذیل دو وجوہات کے بنا پر متاثر ہوئی:

i) 4-8-2006 کے تباہ کن سیلاب جس سے ہیچری کی دونوں جانب دیوار گرنے کے علاوہ تالابوں سے ہزاروں کی تعداد میں مچھلی بھی بہہ گئی،

ii) کچھ ترقیاتی کام جس میں تالابوں کی توسیع اور جدید لیبارٹری کا قیام،

اب اس ہیچری میں مہاشیر کی افزائش دوبارہ شروع کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ سے امید کرتے ہیں کہ اس سال اس ہیچری میں مہاشیر بچہ کی پیداوار دوبارہ شروع ہو گی جو صوبہ میں موزوں پانیوں میں چھوڑی جائے گی۔

Mr Speaker. Any supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: د (ج) جز په جواب کښے محکمے دا منلے دی چه په دے هچرئ په جوړیدو باندے، دغه تهانه کښے جی هچری جوړه شوے ده او هغے باندے 17.730 ملین روپئ خرچه تر اوسه پورے راغلے ده او د هغے په تنخواه ګانو کښے ماهانه ایک لاکھ، پچپن هزار، تین سو انسٹھ روپئ د هغے عملے ته ملاویږی، زهٔ جی دا تپوس کوم چه په دے غریبه صوبه کښے چه لکه دومره خرچه مونږه په یو هچرئ باندے کوؤ نو د هغے Output څه دے جی؟ ځکه چه دلته مونږ ته وئیلے شوے دی چه مونږه صرف په دے دومره عمر کښے لکه یو تیس هزار د

مهاشیر مهیانو بچی په سیند کښې پریښودلې دی، د هغې خو زهٔ گواه یم، بچیان دغې ټائم کښې خو پریښودلې شوې دی خو په دې وخت کښې دا دومره خرچه په هره میاشت کښې کیږی او دا دومره، دوه کروړه روپئ پرې لگیدلې دی نو که دا نمونه منصوبې مونږ جوړوؤ او د هغې نه عوامو ته څه فائده نه رااوځی نو دا خو د دې-----

جناب سپیکر: ستاسو په خیال خرچه پرې ډیره ده او Output ئې څه نشته؟

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب۔

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب، ډاکټر صاحب څنگه خبره کړې ده، دا ځنې پلان چه جوړیږی نو د پیسو گټلو په وجه نه جوړیږی خو هلته چه کوم مهاشیر مهے دے زمونږ په دے سوات کښے او خاصکر د دوئ چکدرے سره کوم مهاشیر مهے دے، د هغے د نسل بچ کیدو د پاره دا یو پلان جوړ شوے دے او په هغے کښے ډاکټر صاحب پخپله باندے په یو قسم دغه بچی چه دی، هغه ئے سیند ته پریښی دی خو څه وخت کښے بیا سیلاب راغلے وو او هغه هچری ئے خراب کړے وه نو د هغے صحیح بندوبست شوے دے او چه کوم د هغے بنیادی مقصد دے، هغه مقصد د حل کیدو د پاره به انشاء الله ډیپارټمنټ خپل عملی اقدامات کوی او دا چه د دے نه څه فارم مالکانو ته بچے نه ځی خو دا چه څومره بچی پریږدی، دا دریائے سوات کښے پریږدی یا چه کوم ځائے کښے مهاشیر مهی نسل زیاتیدے شی، دا به هغے ته اوړی او هغے کښے به ئے پریږدی ځکه دیکښے د فارم Concept نشته او صرف او صرف دا دے چه دا مهاشیر مهے چه دے، دا زمونږ په دے سیندونو کښے زیات شی۔ بهرحال ددوئ خبره چه ده، نو زهٔ دوئ ته ریکویسټ کوم چه د دے مهاشیر مهی د نسل د بچ کیدو او زیاتیدو د پاره دا یو پلان چه دے، دا جوړ شوے دے۔

جناب سپیکر: نه جی، زمونږه خو دے وخت کښے قوم ډیر تکلیف کښے دے، که دا زمیندارو د پاره پکښے د سیډ هغه زیات، لکه دلته ستاسو دا یو هچری ډیره

کامیابه شوه او د فش خوراک هم لږ زیات شوے دے او که یوائے تش د یو نسل بچ کولو د پاره په دے د فارمنګ یوه حصه جوړوی، دا.....

وزیرماحولیات: جناب سپیکر، دا خالص د مهاشیر مهی د نسل زیاتیدو او د هغے د پراډکشن زیاتیدو د پاره جوړه شوے ده ځکه دغه ځائے چه دے، دا اوبه چه دی، دا ماحول د هغے مهی د پاتے کیدو او د هغه د ژوند، تعداد د زیاتیدو د پاره Feasible دے باقی چه کوم دازمونږ د ټراؤټ هچرئ دی یا زمونږ Corp کوم دغه چه دی د ګرمو اوبو خپل خپل ځائے باندے د هغے هچرئ موجود دی۔

جناب سپیکر: شکریه ډاکټر صاحب، دا تاسو سوال داسے بنه کړے وو، دوه وزیران صاحبان مونږ سره تلی وو یو جب جبا شیپ فارم ته نو په سن 1956 کښے دا جوړ شوے وو او په هغے کښے اووه سوه ګډے هغه وخت هم وے او نن دومره کاله پس هم هغه اووه سوه ګډے دی پکښے، نو دا هم زما په خیال هم هغه شے دے جی۔

ډاکٹر ذاکر اللہ خان: بس جی زما هم دغه ریکویسټ دے جی واجد خان ته چه دوئ محکمه باندے لږ زور راوړی او د دے دا پراډکشن سیوا کړی۔

جناب سپیکر: نه لږ ورسره ئے کښینوئ جی، Improvement پکښے راولئ جی۔

ډاکٹر ذاکر اللہ خان: صحیح شوه جی۔

جناب سپیکر: لږ ورسره کښینئ، صلاح مشوره پرے اوکړئ او داسے هغه لکیر کے فقیر جوړیدل نه دی پکار۔ ډاکټر ذاکر الله خان صاحب، کوئسچن نمبر 274۔

* 274 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات صوبہ سرحد میں I.N.R.M.P تین اضلاع یعنی ضلع دیر، ضلع ہنگو اور ضلع ہری پور میں گزشتہ تین سالوں سے کام کر رہا ہے ;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ پروگرام کے مطابق مذکورہ پراجیکٹ نے مذکورہ بالا تین اضلاع میں بارہ دیہاتوں کیلئے ویلج پلان مکمل کرنے کیلئے تین سال کا وقت مقرر کیا گیا تھا جو کہ مکمل ہو چکا ہے ;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ اگلے تین سالوں میں مذکورہ بالا بارہ دیہاتوں کیلئے مرتب شدہ ویلج پلان کی روشنی میں ضلعی حکومتوں کے ذریعے ترقیاتی کاموں کو آگے بڑھانا ہے ;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(i) گزشتہ تین سال میں I.N.R.M.P نے مذکورہ تین اضلاع میں کل کتنے دیہاتوں کیلئے ویلج پلان مکمل کئے ہیں، ہر ضلع کی الگ تفصیل بمعہ اخراجات فراہم کی جائے؛

(ii) I.N.R.M.P نے گزشتہ تین سالوں میں ملکی اور غیر ملکی (اگر ہوں) جو ورکشاپ جہاں پر منعقد کئے ہیں، ہر پروگرام کی جگہ، ہوٹل وغیرہ کے مکمل اخراجات کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات وماحولیات)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے لیکن یہ منصوبہ ضلع لوئر دیر، ضلع ہری پور اور ضلع ہنگو میں گزشتہ دو سال، پانچ مہینوں سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے لیکن یہ منصوبہ 30-06-2009 کو مکمل ہوگا۔

(ج) ہاں، اس منصوبہ کے تحت بارہ دیہی پلان تیار ہوں گے لیکن یہ پلان/منصوبے مربوط حکمت عملی کے تحت محکمہ جنگلات کے کلیدی کردار کے ذریعے محکمہ زراعت اور محکمہ امور حیوانات سے متعلقہ سرگرمیاں مذکورہ محکمہ جات کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچائی جائیں گی۔

(د) گزشتہ دو سال، پانچ مہینوں سے ضلع لوئر دیر میں باڈوان، ناسافہ اور ڈبیر کے ویلج پلان مکمل ہو چکے ہیں جبکہ مسکینی میں سیکیورٹی حالات کی وجہ سے ویلج پلان مکمل نہ ہو سکے۔ دوسرا ضلع ہری پور ہے جس میں چچیاں، چھوئی اور دیسراں کے ویلج پلان مکمل ہو چکے ہیں۔ تیسرا ضلع ہنگو ہے جس میں ابراہیم زئی اور برڑھ عباس خیل کے ویلج پلان مکمل ہو چکے ہیں جبکہ محمد خواجہ اور کاہی میں کام مکمل نہ ہونے کی وجہ سے ہنگو میں فرقہ وارانہ فسادات ہیں۔ تینوں اضلاع کے ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات جواب نمبر (د) (ii) (iii) میں درج ہیں۔

(ii) ملکی اور بین الاقوامی ورکشاپ/ٹریننگز کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان</u>: جی ہاں۔ 'Integrated Initial Resource Management Plan'، دا یو پراجیکټ جی شروع شوے دے او په هغے کښے یو درے ضلعے شامل دی۔ په دے اولنی فیز کښے په هغے کښے په یو یو کښے څلور څلور ویلج پلان مکمل کولو چه بیا مزید په هغے باندے کار شوے وے، ما تپوس کړے دے جی چه درے کاله اوشو چه تاسو خپل کار سر ته رسولے دے که نه دے؟ نو هغه پخپله باندے په دے جواب کښے وائی چه دغه کار مونږ سر ته نه دے رسولے او حالانکه په

دے باندے جی خرچه شوے ده، بیس ملین روپئ خرچه په دے باندے تر اوسه پورے په دے درے کالو کښے راغلے ده۔ زۀ دا وایمه چه یو ویلج پلان چه هغه په آسانه باندے جوړیدے شی او ډیر زر جوړیدے شی، دومره خبره هم پکښے نشته او د هغے د پاره ښه وسائل برابردغه شویدی، 90 % لکه Aid دے او 10 % پکښے زمونږ د دے غریب او د دے خلقو پخپله لګی نو چه په درے کالو کښے دوئ د دولس ویلیجز، دا دولس ډسټرکټ وی، لسټ لیږی مختلف چه ویلج پلان هم نه دے مکمل کړے، په هغے باندے بیس ملین روپئ اخراجات راغلی دی نو زۀ وایم چه یره بیا د دے خلقو څه به کیږی د مخکښے د پاره، دا ډیویلپمنټل کار به کله کوی؟ دا به خلقو ته فائده کله ورسوی او دغه نه یو فارن مشن وو، هغه د دوئ دغه کوی ټائم په ټائم باندے نو هغوی خپل رپورټ کښے لیکلی دی چه په دیکښے صرف پینځه پرسنټ کار شوے دے او نور پکښے نه دے شوے خو دیکښے جی بیا تاسو بل سائډ ته لاړ شئ نو زۀ واجد خان ته ډیر په افسوس سره وایمه چه لکه په بهوربن کښے دوئ پروګرامونه کړی دی، دوئ په تهائی سکول کښے کړی دی چه په هغے باندے هم کروړونه خرچے تش په ورکشاپونو باندے لګیدلے دی نو د هغے ډیویلپمنټ به کله راځی او نان ډیویلپمنټل به کله راځی؟ اخراجات او دا ټول هر شے دیکښے بالکل یو ګپ مونږ ته روان دے لګیدلے دے او د دے په حوالے لږ یو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسټر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: دیکښے زما یو سپلیمنټری ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: منسټر صاحب، یو منټ۔ جی زمین خان، سپلیمنټری کوئسچن۔

<u>جناب محمد زمین خان</u>: زما یو سپلیمنټری ده۔ دیکښے سر، زما ریکویسټ دا دے، منسټر صاحب ته زما عرض دا دے چه دا ویلج سلیکشن چه کم کیږی، د دے د پاره Criteria څه ده؟ ځکه چه په دیکښے خو زمونږ ه هغه علاقه بدست، زما چه کوم حلقه ده چه یو څیز هم راځی نو په هغے کښے زما حلقه همیشه د پاره نظر انداز ده نو ما ته چه دا معلوم شی چه دا ولے نظر انداز شوے ده؟ دا Criteria څه ده؟

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary? Ji, Wajid Ali Khan Sahib.

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، څه د ے ډاکټر صاحب اووئیل او زمونږه بل ورور، یو ممبر صاحب هم اووئیل، دیکښے جی دولس کلو د پاره پلان جوړولو، دا تقریباً کوز دیر، باړوان، ناسافه او یو بل کلی پلان چه دی، هغه مکمل شوی دی۔ 'مسکینی' یو کلے دے چه د هغے پلان ځکه نه دے مکمل چه هلته کښے دوئ ته پته ده چه د لاء اینډ آرډر څه سچویشن دے چه هغلته د یو مالک او د مزاری خپلو کښښ یوه مسئله ده او په هغے وجه باندے هغه پلان پاتے دے او دغه هم څه لږ مکمل شوے دے خو د محمد خواجه او کاهی چه هغه د هنگو سره تعلق ساتی، هلته هم د لاء اینډ آرډر سچویشن په وجه باندے دغه Incomplete دی۔ دویمه خبره زۀ کول غواړمه جی، دوئ چه دا کومه د ورکشاپ خبره کړے وه، خو په پی سی ون کښے دا ټول څیزونه وخت د سره هغوی باقاعده Reflect کوی نو پکار ده چه پی سی ون جوړیږی چه هغے کښےدا قسمه څیزونه هم Include کوی، کم نه کم پکښے دا کیږدی نو څنگه چه ډاکټر صاحب اووئیل چه هغے نه به حکومت ته دا پیسے بچت کیږی او زیاته حصه به هغه ډیویلپمنټل ورکس باندے لگی نو په پی سی ون کښے چه دا څیزونه کیښودل نو خامخا دوئ کوی، نو زما به دا ریکویسټ وی دے پلاننگ اینډ ډیویلپمنټ ته چه پی سی ون کښے دا قسمه څیزونه ډیر نه ایږدی چه په هغے باندے قوم پیسه ډیره زیاته نه خرچ کیږی او څنگه چه زمین خان صاحب اووئیل، دے د یو سوال راوړی او د هغے مطابق بیا مونږ به جواب ورته ورکړو۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

مفتی سید جانان: زۀ جی دا عرض کوم چه منسټر صاحب اوفرمائیل چه هلته کښے کاهی او محمد خواجه هنگو کښے د لاءاینډ آرډر مسئله ده نو هیڅ مسئله جی نشته۔ هیڅ مسئله نشته او هلته کښے ټولے محکمے کار کوی او دا هسے محکمے د ځان خلاصولو د پاره یو بهانه جوړوی چه دلته کښے لاء اینډ آرډر مسئله ده۔ هلته کښے حکومت شته، هلته کښے هر شے شته او بیاهم مطلب دا دے دا بهانے کیږی؟ په دے باندے دا د ځان خلاصولو یوه بهانه ده۔ مطلب په دے باندے مو مکمل اعتراض دے ، هیڅ لاء آف آرډر مسئله نشته۔

جناب سپیکر: واجد علی خان صاحب! دا ممبر صاحب وائی چه هغلته حالات ښه دی۔

وزیر ماحولیات: که زمونږه معزز رکن دا دغه کوی نو ټهیک دے۔ دے ډیپارټمنټ ته اووایئی، هغه دے سره کښینوئ او دا مسئله چه ده، چه څنګه دوئ وائی، که د دوئ دا خبره چه څنګه دوئ وائی که ټهیک هم وی څنګه چه دغه فلور باندے دوئ خبره کوی نو زهٔ خپل ډیپارټمنټ ته به اووایم چه د دوئ د دے خبرے ازاله اوکړی او دا پلان زر تر زره مکمل کړی جی۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: زما ضمنی سوال دے ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ذاکر اللہ خان صاحب۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! زهٔ د دے جواب نه خو بالکل مطمئن ځکه نه یمه چه په دے باندے خو ما تاسو ته اووئیل جی چه بیس ملین روپۍ لګیدلے دی او دا د دولس ویلج پلان اوسه پورے نه دے مکمل شوے۔ واجد خان، منسټر صاحب خبره کوی چه لکه د باړه وان او فلانی ځګی ویلج پلان مکمل شوی دی نو زهٔ تپوس کوم چه دا Approve شوی دی؟-----

(قطع کلامی)

ڈاکٹر ذاکر اللہ خانڈاکٹر ذاکر اللہ خان: نه دی Approve شوی لکه دا ټول هر شے دغه شان Pending پراته دی نو دا به مکمل کیږی، که نه ټائم پرے ختم دے او بیس ملین روپۍ هم لګیدلے دی او په دے باندے بیا Developmental activities کله شروع کیږی جی؟ ویلج پلان خو تاسو ته پته ده چه هغه څومره په آسانه جوړیدے شی خو دا به ګورئ جی چه په دے ویلج پلان کښے کوم یو څیز مونږ له په آسانه وی۔

جناب سپیکر: جی واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: څنګه چه ډاکټر صاحب اووئیل، د دوئ خبره ټهیک ده جی خو داسے ده چه دا Swiss Aided Project دے جی، دا د دے اولنے فیز دے،

سیکنڈ فیز کښې چه څنګه د وئ او وئیل Developmental works هم شته او د غه به سټارټ کیږی، هغې باندے عمل کیږی۔ کوم پلان چه جوړ شی نو د هغې مطابق په هغې باندے کار زر تر زره شروع کیږی، د هغه فرسټ فیز وو، سیکنډ فیز کښې انشاء اللّٰه په دے باندے کار شروع کیږی جی۔

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> زما جی مطلب هم دا دے، دا فرسټ فیز وو او په دیکښې پورا کار سر ته نه دے رسولے نو سیکنډ فیز شروع څنګه شی او هغه خلق پیسے څنګه ورکوی جی؟ دا خو Developmental activities دی نو هغه خو۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی واجد علی خان صاحب، زما خیال دے دا تاسو دواړه به لږ ما سره چیمبر کښې کښینئی، دے باندے زۀ خپل هم دغه کوم۔

<u>وزیر ماحولیات:</u> صحیح شو، ٹھیک دہ۔ جی ٹھیک دہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو جی۔ ملک بادشاہ صالح صاحب، کوئسچن نمبر 286۔

* 286 ۔<u>جناب بادشاہ صالح:</u> (الف) آیا یہ درست ہے کہ سات، آٹھ سال قبل محکمہ وائلڈ لائف میں 'Mountain Area Conservation' کا قیام عمل میں لایا گیا تھا;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:۔

(i) مذکورہ پراجیکٹ کیلئے کل کتنی رقم مختص کی گئی تھی;

(ii) کتنی رقم کہاں اور کس چیز پر خرچ کی گئی ہے، نیز مذکورہ پراجیکٹ کے قیام سے تاحال پراجیکٹ کے ترقیاتی اخراجات کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات):</u> (الف) سال 2000-1999 سے 07-2006 کے دوران وزارت ماحولیات حکومت پاکستان نے صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں 'Mountain Area Conservation' کے نام سے ایک پراجیکٹ چلایا تھا، اس منصوبے کے مالی وانتظامی معاملات IUCN کے سپرد تھے، محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد کو محض ایک معاون کی حیثیت حاصل تھی۔

(i) مذکورہ پراجیکٹ پر لاگت کا تخمینہ 10.35 ملین امریکی ڈالر تھا، اس منصوبے کے تحت قائم ہونے والے فنڈ میں حکومت صوبہ سرحد نے 25 .0 ملین ڈالر کے برابر رقم ادا کی۔

(ii) چونکہ پراجیکٹ کے مالی اور انتظامی امور IUCN اور وزارت ماحولیات حکومت پاکستان کے ہاتھوں میں تھے، اسلئے محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد کے پاس اس ضمن میں کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ مزید براں

وضاحتاً عرض ہے کہ یہ GEF کی طرف سے اس پراجیکٹ کیلئے جو کہ صوبہ سرحد اور شمالی علاقہ جات میں چلایا گیا، ایک گرانٹ تھی گو کہ اس کے انتظامی امور وزارت ماحولیات حکومت پاکستان کے پاس تھے مگر تمام فنڈز کی ترسیل UNDP سے IUCN کو براہ راست ہوتی تھی، لہذا تمام تر فنڈز اور اخراجات کا ریکارڈ IUCN کے پاس ہے۔

Mr. Speaker: Next, any supplementary?

جناب بادشاہ صالح: سر! تاسو ته دا اوس کوم سوال چه درکړے شوے دے، تا سو ته د دے لږ اوو ایمه، بیا تاسو ته، "مذکورہ بالا پراجیکٹ پر لاگت کا تخمینہ 10.35 ملین امریکی ڈالر تھا، اس منصوبے کے تحت قائم ہونے والے فنڈ میں حکومت صوبہ سرحد نے 0.25 ملین ڈالر کے برابر رقم ادا کی"، زما سوال دا دے چه دا کومے پیسے خرچ شوے دی په دے غرونو کښے او په کاغذونو کښے دی جی چه د صوبائی حکومت په دیکښے 0.25 ملین روپۍ صوبے په-----

(شور)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کرکے ذرا Serious لیں اس 'Questions' Hour' کو، آوازیں بہت زیادہ ہیں، شور بہت زیادہ ہے۔ جی۔

جناب بادشاہ صالح: صوبائی حکومت جی په دیکښے-----

جناب سپیکر: آپ یہ کوسچن ذرا کلیر بتادیں۔

جناب بادشاہ صالح: سر، دا کوم پراجیکټ چه شروع شوے دے غرونو کښے د دے مرغانو دغه د پاره چه دیکښے تقریباً 10.35 ملین امریکی ډالر دوئ له ورکړے شوے وو او دیکښے د صوبے هم چه کومه حصه وه، هغه 0.25 حصه هم د ډالرو په شکل کښے دے صوبے حواله کړے د ه هغه محکمے ته او دا خرچ شوے دی نو د دے څه رزلټ پازټیو نه دے راغلے خو دوئ وائی مونږ سره د دے ریکارډ نشته نو چه صوبے پکښے خپلے پیسے ورکړے، د محکمه ماحولیات پاکستان د صوبے Under وو، نو دا ریکارډ پکار ده چه موجود وے جی، زهٔ دغه وایم۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: دیکښے سر، زهٔ دا وایم چه-----

Mr. Speaker: Any supplementary? Ji.

جناب سپیکر: انور خان صاحب۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر، عرض دا دے چه زمونږه په دیر کوهستان کښے دا ځنګلی حیات زمونږ یو قانونی ورثه ده، هلته قدرتی طور دومره مرغئ پیدا کیږی، دومره ځنګلی حیات شته، د دے د پاره چه کومے کومے پیسے ورکړے شوے دی جی، اوس د هغے هیڅ ریکارډ نشته، دوئ به څه غرونو کښے ښائی چه مونږه دومره مرغئی راوړے وے او دومره مرغئی موساتلے دی۔ د دے نه څه ریکارډ شته، نه مرغئی شته ، نه څه پوزیشن شته، نه پنجره شته ، هیڅ شے نشته۔ پیسے ټولے راغلے دی، پیسے خوړلے شوے دی، مونږ ته د څه شے اوښائی چه تاسو دا دومره پیسے خرچ کړے دلته په دے علاقه کښے ، تاسو کومے مرغئی Develop کړے ، تاسو په دے ځنګل کښے څه اوکړل؟ پراجیکټ راغے جی، دا ملینے روپئ راغلے ، د هغے پته او نه لګیده او رپورټ لاړو چه مونږه په غرونه کښے دومره مرغئ او دومره Develop کړے دی او Practically هلته هیڅ شے هم نشته دے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: مسټر سپیکر سر، زمونږ دا ممبرانو صاحبانو چه څنګه خبره اوکړه، دا پراجیکټ چه دے ، دا د UNDP او د IUCN فنډډ پراجیکټ دے او د دے مرکزی حکومت نګرانی کوله، زمونږ په دیکښے 0.25 ملین Matching grant وو، دا ټوټل مرکزی حکومت پخپله باندے چلولے دے او د هغے انتظامی مهم هم د هغوی سره وو۔ زمونږ د صوبے ، د صوبائی وائلډ لائف د دے سره څه تعلق داسے نه دے پاتے چه هغه ریکارډ هم د هغے سره پاتے دے یا څه ریکارډ دوئ سره وی نو په دے وجه باندے د IUCN او د UNDP څه ریکارډ زمونږ سره نشته خو جی د هغوی سره دے۔ ټوټل ذمه داری چه ده، د هغوی ده جی، زمونږه په دیکښے څه داسے پریکټیکل رول نه وو جی۔

جناب سپیکر: دا زمونږ د ډیپارټمنټ پکښے څه رول نشته؟

وزیر ماحولیات: دومره صرف شته چه دے معاون دے جی۔ دوئ ورسره معاونین وو جی، معاونت ئے ورسره کړے دے خو نور ټوټل د هغے Execution Body هغه وو جی۔۔۔

جناب بادشاہ صالح: سپیکر صاحب، دیکښے زما دا عرض دے چه مونږ دوئ ته۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ملک بادشاہ صالح صاحب، ذرا اونچا بولیں جی۔

جناب بادشاہ صالح: جی زهٔ دوئ ته ریکویسټ کومه چه په دیکښے زمونږه څه Help اوکړی، زمونږه ډیره غټه پیسه ضائع شوه په هوائی کاغذونوکښے جی۔ زمونږ هغه کوم رزلټ چه وو، هغه رانغے، نه د دے څه درک شته هلته او په ملینه ډالرے دی په دیکښے نو دوئ ته مونږ ریکویسټ کوؤ چه مونږ سره Help اوکړی چه دا شے مونږ راواوباسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب بہتر ہوگا کہ Elected Members کی Participation اس میں ذرا ممکن بنائیں۔

وزیر ماحولیات: ټهیک ده جی، مونږ دوئ سره به کښینوؤ او هغوی څنګه چه خبره کوی، هغه شانتے به اوکړو۔

جناب سپیکر: دا هم یو Dead Department دے نو کوشش اوکړئ چه فعال ئے کړی۔ Again Mr. Malik Badsha Saleh Sahib. نہ، آج تو سارا دیر کا دن ہے۔ جی بادشاہ صالح صاحب، کوئسچن نمبر 290۔

* 290 ۔ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر ماحولیات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن (ایف۔ڈی۔سی) چند سال قبل جنگلات کی ترقی کیلئے قائم کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایف۔ڈی۔سی کے قیام کے بعد مختلف جنگلات سے لاکھوں فٹ لکڑی نیلام کی گئی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:۔

(I) ایف۔ڈی۔سی کے قیام کے بعد تا حال جنگلوں سے کل کتنی لکڑی نکلوا کر ڈپو میں نیلام کی گئی؛

(ii) ایف۔ڈی۔سی کو اس دوران کل کتنی آمدنی ہوئی ہے، نیز ایف ڈی سی کے سالانہ اخراجات کل کتنے ہیں، ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپوریشن نے 1978 کو مبلغ تیس لاکھ روپے مالی معاونت سے کام کا آغاز کیا اور خود کو جنگلات سے لکڑی کی نکاسی اور ترقی جنگلات کیلئے مالی معاونت کا ایک مضبوط فعال صوبائی ادارہ ثابت کیا۔

(ب) یہ بھی درست ہے ایف۔ڈی۔سی نے قانونی طور پر مارک اپ شدہ درختان سے لکڑی کی نکاسی کر کے اپنی مارکیٹوں میں کھلے عام بولی کے ذریعے نیلام کی ہے۔

(ج) (i) ایف ڈی سی نے اپنے قیام سے جون 2008 تک 834.669 ملین مکعب فٹ لکڑی اپنی ٹمبر مارکیٹس میں فروخت کی ہے۔

(ii) ایف۔ڈی۔سی کو اپنے قیام سے جون 2008 تک مبلغ 11768.595 ملین روپے کی آمدنی ہوئی ہے۔ایف ڈی سی کے قیام سے جون 2008 تک اخراجات 11014.448 ملین روپے میں کل اخراجات حکومت کو رائیلٹی کی ادائیگی، لکڑی کی نکاسی سے فروخت تک عوامل پر اخراجات، ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات مختلف نوعیت کے ٹیکس کی ادائیگی، سٹاف اور سٹاک کے انشورنس پر اخراجات اور دیگر متفرق اخراجات پر مشتمل ہے۔یہاں پر وضاحت کرنا ضروری ہے کہ ایف ڈی سی ہر سال فارسٹ آرڈیننس 2002 کے تحت اپنی آمدنی کا بھاری حصہ (70 حصہ) محکمہ جنگلات کی فارسٹری ڈیویلپمنٹ فنڈ کو مختص کرتی ہے۔آمدنی اور اخراجات کی سالانہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب بادشاہ صالح: یره جی دیکښې خو لکه هسې دغه یو، زهٔ به ورته کاغذی، څه حساب راکړې شوې دې خو مکمل چه زهٔ څه غواړم، زهٔ څه غوښتل غواړم، هغه په دیکښې نشته جی خو زهٔ دا وایم چه تقریباً۔۔۔

جناب سپیکر: نه دا کوئسچن نمبر؟

جناب بادشاہ صالح: 290۔

جناب سپیکر: یہ Answer جو ہے تو آپ مطمئن نہیں ہیں اس سے۔

جناب بادشاہ صالح: نه جی، نه جی۔ صرف دا لرګې او ګورئ چه څومره ملین مکعب فټ، یو لرګې فټ په څو دې جی؟ تاسو خو خیر دې، مونږ ته خو څه مسئله د هغې

لرګی نشته، مونږ د پاره خو ئے څه اهمیت نشته خو دلته په څو دے ؟ دا زمونږه یوه ډیره غټه خبره ده چه اربونه روپئ زمونږه روانے دی ضائع کیدو طرف ته جی۔ په دے باندے زهٔ، منسټر صاحب خو پخپله د دے نه خبر دے او دوئ ته پته هم ده جی چه په کوم بیدردئ سره زمونږ ځنګل۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکښے سپلیمنټری کوئسچن ستا سو څه دے جی؟ اپنا سپلیمنٹری کوئسچن بتا دیں۔

جناب بادشاہ صالح: زهٔ مطمئن نه یمه جی دے جواب نه، ما ته د تفصیلی دغه را کړے شی د دے۔ سر! دا د کمیټئ ته لاړ شی او په دے باندے چه مونږ نه یو ناست ، محکمه او مونږ ټول چه تفصیلی دغه ما ته را کړے شی جی د دے۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: سر زهٔ په دے باندے تا سو ته خبره کلیئر کوم۔

جناب بادشاہ صالح: اوس خو Forestation د پاره دوئ وائی چه مونږ پیسے ورکوؤ، Forestation تر اوسه پورے نه دے شروع شوے، بوټی اوس ختمیږی، ځیلے ئے اوچے شوے۔

جناب سپیکر: جی انور خان صاحب، آپ کا کوئسچن کیا ہے؟ ایک بندہ بیٹھ جائے۔ آپ میں سے ایک بیٹھ جائے۔ سپلیمنٹری کوئسچن بتائیں۔

محمد انور خان ایڈوکیٹ: زما سر، سپلیمنټری کوئسچن هم دیکښے دے۔ سر، دلته یو فارسټ ډیپارټمنټ دے چه هغه د حکومت حصه ده، یو فارسټ ډیویلپمنټ کارپوریشن دے، فارسټ ډیویلپمنټ کارپوریشن جدا اداره ده، فارسټ ډیپارټمنټ جدا اداره ده جی، اوس فارسټ ډیویلپمنټ کارپوریشن د ځنګل نه مال راوباسی جی او مال خرڅئ۔ هغه په دے کوئسچن کښے، هغه خپل څومره لرګے چه ئے ویستلے دے، هغه ئے لیکلے هم دے چه مونږ دومره لرګے ویستلے دے۔ واپس جی دوئ د ځنګل د ډیویلپمنټ د پاره چه کومے پیسے فارسټ ډیپارټمنټ ته ورکوی، زمونږه قیمتی ځنګلے خو کټ شوے جی، وائی مونږ پیسے واغستے او فارسټ ډیپارټمنټ ته مو ورکړے۔ فارسټ ډیپارټمنټ وائی چه مونږ ځنګلے لګولے دی حالانکه تا سو جی دلته د سیلابونو حالات اوګورئ، ستا سو دلته په لوئر، کوم ډاؤن ډسټرکټس چه دی، دلته چه کوم سیلابونه راځی، ستا سو

جی په دغه پیسو، هغه سیلاب تاسواوګورئ دا ټول، د هغه ځنګلو تباهئ اوشوے، واپس یو بوټے هم او نه لګیدو۔ فارسټ ډیویلپمنټ کارپوریشن چه کوم تجارتی اداره ده، دا وائی چه د هغے پیسے پته نشته چه کوم طرف ته ځئ؟ چه کوم کهربو روپئ جی، اربونه هم نه دی، کهربو روپئ دوئ اغستے دی۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر فارسٹ جواب دیدیں۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: مونږه د دغے نه بالکل مطمئن نه یو۔ زمونږه چه څه حصه کیږی جی، هغه د په ځنګلو باندے واپس اولګی۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، دا ایف ډی سی چه ده، د دے Initial budget چه دے، هغه تیس لاکھ روپئ وو چه صوبائی ګورنمنټ ورته ورکړے وو او نن دا د کروړونو روپو دا پرافټ چه دے، دا د هغے یو اداره ده چه دا ډیره په ښه طریقه باندے چلیږی او د دے پرافټ تقریباً د نورو محکمونه ډیر زیات دے۔ د دوئ تش کار دا دے چه دوئ په Scientific طریقه باندے Cutting کوی، هغه لرګے راوړی او هغے کښے بیس پرسنټ صوبائی ګورنمنټ ته د هغے شیئر ملاویږی، باقی چه دوئ څومره دا شیډول ورکړے دے، په دیکښے دا Deficit کښے هډو تلے نه دے، هر وخت ګټه ئے کړے ده او اوس هم 21.82 ملین د دوئ پرافټ دے جی د دے کال۔ زما دا خیال دے، دا اداره چه ده، دا چلیږی هم ښه او پرافټ هم ورکوی، صوبائی ګورنمنټ ریونیو پیدا کوی۔دا کومه چه دوئ خبره کوی، د دوئ چه کوم ایف ډی ایف دے، فارسټ ډیویلپمنټ فنډ دے جی، هغه دوئ فارسټ ډیپارټمنټ ته ورکوی او بیا فارسټ ډیپارټمنټ نرسری جوړوی او هغه نرسری بیا په خلقو باندے تقسیموی، هغے باندے بیا Plantation کوی۔ زما په خیال باندے د دوئ محکمه چه ده، ایف ډی سی، دا په موجوده وخت کښے په دے صوبه کښے داسے اداره ده چه دا ګټه ورکوی، تاوان نه ورکوی، نو زما په خیال باندے د هغوی Capacity یا د هغوی کوم Professional work دے، دا زما په خیال Satisfactory دے۔

جناب سپیکر: نه، دا دوئ چه وائی چه کټنګ کیږی او نور پلانټیشن نه کیږی، دا څو پورے صحیح ده؟

وزیر ماحولیات: کټنګ خو دوئ نه کوی، دا خو فارسټ ډیپارټمنټ مارکنګ کوی۔ هغه مارکنګ چه اوکړی نو هغه مارکنګ دوئ ایف ډی سی ته حواله کړی چه دا دا اونے مونږه مارک کړے، بیا ایف ډی سی کټنګ اوکړی او هغه راوړی ډپو ته او په هغه ډپو کښے د هغے اوپن آکشن اوشی چه کوم اوپن آکشن اوشی نو چه کومے د چا پیسے وی، هغه ترینه هغوی واخلی، باقی بیس پرسنټ چه هغه د صوبائی ګورنمنټ حصه جوړیږی، هغه صوبائی ګورنمنټ ته راشی نو د دوئ خو Executing body، د دے نور دغه سره څه کار نشته دے جی، دا Forestation چه دے، دا د فارسټ ډیپارټمنټ کار دے جی۔

جناب سپیکر: فارسٹ ڈیپارٹمنٹ؟

وزیر ماحولیات: او جی۔

جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زهٔ دا ګزارش کوم جی چه تر اوسه پورے ایف ډی سی د خپل قیام نه جون 2008 پورے 834.669 ملین مکعب فټ لرګے راویستے دے جی، دوئ پخپله په دیکښے جی وائیلی دی، څنګه چه دوئ د دے پخپله جواب ورکړے دے چه اوسه پورے مونږ ته د دے نه 11768 ملین روپئ آمدن شوے دے۔ مونږ له جی لږ د سفیدارو دوه بوټی راولیږی، اووائی چه دا مونږه فارسټری اوکړه۔ آمدن ئے اوګورئ جے چه 11768 ملین روپئ، 834 ملین مکعب فټ لرګے دوئ منلے دے چه مونږ راوړے دے جی۔ د سیلابونو دغه حال دے چه ستاسو څومره جهیلونه دلته دی، لاندے ټول ډسټرکټس ته ښاوره راروانه ده، زمونږه زمکے تباه کیږی، زمونږ ځنګلے تباه کیږی او دوئ مونږه له دوه سفیدار رااولیږی چه یره مونږ د هغے په بدل کښے دا پیسے هم ښودلی دی جی، 11768 ملین روپئ مونږه آمدن کړے دے او مونږه له پکښے دوه سفیدار راولیږی او بیا د فارسټ بالکل ټول کټ شو، چه دا زمونږ د صوبے مسئله ده، دا زمونږه د دیر مسئله نه ده، دا د سوات، د چترال مسئله ده، دا د دے ډاؤن ډسټرکټس هم یوه اهمه مسئله ده چه دا کمیټئی له، زهٔ خو وایمه چه ټوله اسمبلی د پرے بحث اوکړی، د ماحولیاتو خبره ده، ځنګلونه تباه شول، د قوم هغه قیمتی اثاثه تباه شوه، د لرګو د پاره دغه نه پیدا کیږی۔ بے دریغه ځنګل کټ کیږی او واپس یو بوټے هم نه لګی جی۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب، دا چرته بل موشن باندے راشئ نو په هغے باندے به اوشی۔ جی عبدالاکبر خان، سپلیمنٹری کوئسچن۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرا اسپلیمنٹری یہ ہے، مطلب یہ ہے کہ کیا لکڑی کی قیمت ایک روپیہ سے بھی کم فٹ ہے ؟ کیونکہ تراسی کروڑ فٹ لکڑی میں بچھتر کروڑ کا منافع، تو اس کا مطلب ہے کہ اس کی قیمت ایک روپے سے بھی کم ہے، میں تو اس پر نوٹس دیتا ہوں جناب سپیکر، کہ اس پر ڈسکشن کی جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب دیدیں۔

وزیر ماحولیات: دا سے به نه وی، زما په خیال دا به څه Clerical mistake وی۔ نور زما په خیال باندے د دے اوپن آکشن کیږی جی۔ د دے خپل یو ریکارډ موجود دے ، د ایف ډی سی په ډپو کښے د هغے بالکل اوپن آکشن کیږی، په پته دا نه کیږی جی او ټول ریکارډ موجود دے د دے د آمدن ، د دے د خرچ۔ د دے ایف ډی سی کار دا دے چه دا تش کوم چه دوئ کټنګ اوکړی او لرګے مارکیټ ته راوړی، هغه په اوپن آکشن باندے خرڅ کړی۔ څنګه چه دوئ وائی، فاضل ممبر صاحب، د هغوی د پلانټیشن کار چه دے ، هغه د فارسټ ډیپارټمنټ کار دے ۔ که د دوئ سره دا سے څه خبره وی نو فریش سوال د راوړی چه دوئ د هغوی نه تپوس دا اوکړی چه دوئ څومره پلانټیشن کړے دے یا ئے نه دے کړے نو جی هغه ذمه دار دی، د هغے مطابق به مونږ اقدامات اوکړو۔ فارسټ ډیویلپمنټ کارپوریشن تش، دا Executing body ده، د دے څیزونو سره ئے څه کار نشته جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ میں نے نوٹس۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ Written مجھے بھیج دیں تو تب ڈسکشن کیلئے پھر ایڈمٹ ہوگا، Written بھیجیں گے۔ محترمہ یاسمین ضیاء صاحبہ، کوئسچن نمبر 334۔

* 334 - محترمہ یاسمین ضیاء: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ماہی پروری سے متعلقہ اہلکاروں کو تربیت دینے کا کوئی انتظام موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں میں مچھلیوں کی افزائش نسل کے ضمن میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں; نیز مچھلیوں کی مختلف بیماریوں کی روک تھام کیلئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب واحد علی خان</u> (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، درست ہے۔

(ب) سرد پانیوں کی مچھلیوں (ٹراؤٹ) کیلئے مدین ضلع سوات اور گرم پانیوں کی مچھلیوں (کارپ) کیلئے شیر آباد ضلع پشاور میں تربیتی مراکز موجود ہیں جہاں پر مچھلی پالنے، موزوں خوراک دینے اور بیماریوں کی تشخیص اور علاج کیلئے متعلقہ اہلکاروں اور نجی شعبے کے فارمنگ سے منسلک افراد کو تربیت دی جاتی ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	قسم	تعداد افراد کی تربیت۔ سرکاری شعبہ	نجی شعبہ	کل تعداد
2005-06	سرد پانی (ٹراؤٹ)	108	30	138
	گرم پانی (کارپ)	75	225	300
2006-07	سرد پانی (ٹراؤٹ)	09	147	156
	گرم پانی (کارپ)	48	142	190
2007-08	سرد پانی (ٹراؤٹ)	(کوئی نہیں۔ بوجہ امن عامہ کی غیر یقینی صورتحال)		
	گرم پانی (کارپ)	40	120	160

ضمنی مواد: محکمہ ماہی پروری صوبہ سرحد، صوبے میں موجود آبی وسائل کی ترقی، تحفظ، بقاء نشو و نما اور مچھلیوں کی مختلف بیماریوں کی تشخیص اور علاج کیلئے محدود وسائل میں رہتے ہوئے بھی کوشاں ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے محکمہ ماہی پروری سرد پانیوں کے وسائل کی ترقی کیلئے بمقام مدین ضلع سوات میں تربیتی مرکز چلا رہا ہے جہاں پر صرف ٹھنڈے علاقوں سے تعلق رکھنے والی مچھلیوں کی بیماریوں کے تدارک کیلئے کام ہو رہا ہے اور سرکاری اور نجی شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات یہاں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اسی طرح گرم علاقوں کی مچھلیوں کی ترقی اور ان کی بیماریوں کی روک تھام کیلئے بمقام شیر آباد ضلع پشاور میں ایک تربیتی مرکز کام کر رہا ہے جہاں پر پانی کی نوعیت کے اعتبار سے تربیت فراہم کی جاتی ہے

اور گرم علاقوں کی مچھلیوں کی بیماریوں کے سد باب کیلئے خدمات فراہم کی جاتی ہیں اور نجی شعبے سے منسلک افراد محکمے کی خدمات سے مستفید ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: څه ضمني سوال ستاسو شته، بي بي ؟

محترمہ یاسمین ضیاء: د دوئ جواب نه خو زهٔ مطمئنه يمه خو لږ معلومات راته پکار دي، دا کوم متعلقه اهلکارو ته چه دوئ تربيت ورکوی سر، د دے کورس دورانيه څومره ده، د ايډمشن طريقه کار او د دے د پاره اهليت څه دے او که فيس ئے مقرر وی نو هغه فيس ئے څومره دے؟ دے نه علاوه دغير ممالک نه د بيماريانو علاج د پاره دوئ ته که څه امداد ورکړے کيږی نو هغه په څه شکل کښے دے؟ دا هم او ايکسپورټ د پاره څه اقدامات کيږی او څومره ايکسپورټ کيږی؟ دا معلومات که جی راکړی نو ډيره مهرباني۔ تهينک يو۔

جناب سپیکر: جي وزير صاحب جواب ورکړئ۔

وزیر ماحولیات: دوئ خو جي نوے تپوس اوکړوه، که دوئ بل کوئسچن راوړو نو ښه به وی ځکه چه ما سره دے موجوده وخت کښے-----

جناب سپیکر: دا ډيټا نشته۔

وزیر ماحولیات: ډيټا نشته۔ زهٔ دروغ څنګه اووايم چه د دے فيس څه دے، يا د دوئ ايډمشن طريقه کار څه دے، يا دے د پاره کواليفيکيشن څه دے؟ دوئ چه کوم سوال کړے وو، د هغے ټوټل جواب ورته راغلے دے۔ که دوئ ته دا ډيټا پکار وی نو بيا به زهٔ ډيپارټمنټ ته اووايم چه هغوی د دا Data provide کړی دوئ ته۔

جناب سپیکر: فریش کوئسچن بی بی، آپ Put up کریں۔ محترمہ نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر 352۔

* 352 - محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت مچھلی کی افزائش کیلئے اقدامات کر رہی ہے؛

ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران حکومت نے مچھلی کی مختلف قسموں/نسلوں کی افزائش نسل کیلئے کیا اقدامات کیے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

ب) صوبہ سرحد میں سرد پانی کی مشہور زمانہ ٹراؤٹ مچھلی (براؤن/ریمبو/کیملوپ) کی افزائش نسل کیلئے مدین ضلع سوات، جعنور، بمبورت ضلع چترال، کلکوٹ ضلع اپر دیر، لیلونئ ضلع شانگلہ، دوبیر ضلع کوہستان، الائی ضلع بٹگرام اور شینو ضلع مانسہرہ میں ٹراؤٹ مچھلی کی افزائش نسل کیلئے سرکاری سطح پر ہیچریاں قائم ہیں جبکہ گرم پانیوں کی مچھلیوں (گراس، سلور، رہو، موری چائنا، کارپ) کیلئے شیر آباد ضلع پشاور، چار بانڈہ ضلع مردان، تاندہ ضلع کوہاٹ، بداخیل ضلع بنوں اور رتہ کلاچی کے مقام پر سرکاری سطح پر افزائش نسل کیلئے ہیچریاں قائم ہیں جن میں گزشتہ تین سالوں کے دوران درج ذیل تعداد میں مچھلی بچہ پیدا کیا گیا ہے:

سال	ٹراؤٹ	کارپ۔
2005-06	399224	3959000
2006-07	861896	2371000
2007-08	8202000	3461000

ضمنی مواد: صوبہ سرحد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بھرپور وسائل بشمول وافر مقدار میں دستیاب پانی سے نوازہ ہے جس میں گرم پانی، نیم گرم پانی اور سرد پانی شامل ہیں جو دوسرے صوبوں کو حاصل نہیں۔ ان وسائل کی ترقی تحفظ اور بقاء کیلئے محکمہ ماہی پروری اقدامات اٹھا رہا ہے تاکہ لوگوں کو اچھی اور معیاری خوراک میسر ہو اور ان کے ذریعہ آمدنی میں اضافہ ہو۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران سرکاری سطح پر فش ہیچریز کی پیداوار سے قدرتی پانیوں بشمول ڈیمز سٹاکنگ کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ نجی شعبے میں فارمنگ سے وابسطہ افراد کو بھی مچھلی بچہ رعایتی نرخوں پر مہیا کئے گئے ہیں۔ تفصیل فراہمی بچہ مچھلی درج ذیل ہے:۔

سرد پانی بشمول نجی شعبہ	گرم پانی بشمول نجی شعبہ۔
2.8 ملین	9.791 ملین

درج بالا اقدامات کی روشنی میں قدرتی پانیوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور لوگوں کو سستی اور معیاری خوراک کی فراہمی یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور نجی شعبے میں فش فارمنگ کی صنعت کو مزید فوقیت ملی ہے۔ ان اقدامات سے مقامی لوگوں کے روزگار میں اضافہ ہوا ہے اور معاشی حالت بہتر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: Any Supplementary? سوال ستاسو شته؟

محترمہ نور سحر: او جی، شتہ۔ (قہقہہ) سر، د حاجی صاحب نہ زما دا کوئسچن دے چہ دوئ مونږ لہ Expenditure year wise نہ دی را کړی چہ Year wise مونږ لہ مکمل Detail را کړی۔ دوئ چہ وائی چہ مونږ پکښے ډیر کسان بھرتی کړی دی نو Staff wise تعداد خو ھم دیکښے دوئ نہ دے ښودلے چہ ځومرہ سټاف دوئ بھرتی کړے دے، آیا دے نہ مونږ تہ ځومرہ فائدہ شوے دہ، دوئ مونږ تہ پورا Detail د دے نہ دے را کړے او ایکسپورټ د پارہ دوئ څہ اقدامات کړی دی، آیا دا ایکسپورټ کیږی، دے نہ مونږ تہ ځومرہ فائدہ کیږی؟

Mr. Speaker: Any other supplementary question?

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس جی منسٹر صاحب، جواب دیدیں۔

وزیر ماحولیات: نور بی بی چہ کوم سوال کړے دے، د ھغے جواب خو ورتہ ډیپارټمنټ ورکړے دے، دوئ تہ د درے کالو کوم مختلف د مھو قسمونہ چہ دی، ھغہ ئے ورتہ ښودلی دی او د ھغے تفصیل ئے ھم ورکړے دے۔ اوس د دے چہ د ایکسپورټ نہ، دا خو پہ دے ملک کښے دننہ پورے کیږی نو د ایکسپورټ د پارہ خو څہ دغہ بہ نہ راځی، دلتہ کښے د مھی ډیر زیات کمے دے خلقو لہ نو بھر تہ بہ څنګہ ایکسپورټ شی جی؟

Mr. Speaker: Next Question. Mohtarama Noor Sehar Sahiba, Question No. 353.

* 353 - محترمہ نور سحر بی بی: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت صوبے میں قدرتی پانی (دریاؤں اور تالابوں) کے انتظام اور ان میں بہتری لانے کیلئے اقدامات کرتی ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ حکومت ہیچری اور مچھلیوں کی پیداوار بڑھانے کیلئے بھی اقدامات کرتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس سلسلے میں حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) محکمہ ماہی پروری صوبہ سرحد مچھلیوں کی افزائش نسل کو بہتر بنانے کیلئے نہ صرف دریاؤں میں مچھلی بچہ چھوڑتی ہے بلکہ پرائیویٹ سیکٹر میں بھی فارم مالکان کو تخم مناسب قیمت پر مہیا کرتی ہے۔اس کے علاوہ صوبے کے تقریباً بارہ چھوٹے ڈیموں میں مچھلی کے بچے چھوڑے جاتے ہیں جس سے نہ صرف لوگوں کو وافر مقدار میں مچھلی مہیا ہوتی ہے بلکہ علاقے کے لوگوں کی معاشی حالت بھی بہتر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں سرکاری سطح پر نیلامی سے حکومت کے خزانے میں مناسب آمدنی جمع ہو جاتی ہے۔

ضمنی مواد: صوبہ سرحد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بھرپور وسائل بشمول وافر مقدار میں دستیاب پانی سے نوازا ہے جس میں گرم پانی، نیم گرم پانی اور سرد پانی شامل ہیں جو دوسرے صوبوں کو حاصل نہیں۔ان وسائل کی ترقی، تحفظ اور بقاء کیلئے محکمہ ماہی پروری اقدامات اٹھا رہا ہے تاکہ لوگوں کو اچھی اور معیاری خوراک میسر ہو اور ان کے ذریعہ آمدن میں اضافہ ہو۔ گزشتہ تین سالوں کے دوران سرکاری سطح پر فش ہیچریز کی پیداوار سے قدرتی پانیوں بشمول ڈیمز سٹاکنگ کی گئی ہیں اور اس کے علاوہ نجی شعبے میں فارمنگ سے وابسطہ افراد کو بھی مچھلی بچہ رعایتی نرخوں پر مہیا کئے گئے ہیں۔ تفصیل فراہمی بچہ مچھلی درج ذیل ہے:

سرد پانی بشمول نجی شعبہ	گرم پانی بشمول نجی شعبہ۔
2.8 ملین	9.791 ملین

درج بالا اقدامات کی روشنی میں قدرتی پانیوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا اور لوگوں کو سستی اور معیاری خوراک کی فراہمی یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اور نجی شعبے میں فش فارمنگ کی صنعت کو مزید تقویت ملی ہے۔ان اقدامات سے مقامی لوگوں کے روزگار میں اضافہ ہوا ہے اور معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔

محترمہ نور سحر بی بی: سر، تاسو لیکلی دی چہ "لوگوں کو سستی اور معیاری خوراک کی فراہمی یقینی بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے"، د دے تفصیل تاسو مونږ له راکړئ چہ دا تاسو څنګه خبره کړے ده؟ او یو دا راله راکړئ چہ تاسو د دے نه آمدنی او د دے آکشن کومه خبره کړے وه، د دے نه مونږ ته څومره آمدنی کیږی؟ په دے دریو سوالو کښے چه د دے نه څومره آکشن کښے مونږ ته آمدنی راغلے ده، د هغے ډیټیل مونږ له پکار وو او یو دا چه حکومت د هچری او قرضے کی کوئی سکیم یا پروگرام بنایا ہے کہ نہیں بنایا اور مچھلی پکڑنے کیلئے کوئی لائسنس اور کوئی فیس ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی یا جس کی مرضی ہو، وہ جاکر

مچھلی پکڑ سکتا ہے اور رعایتی نرخوں پر حکومت کا کیا خرچہ ہوتا ہے،اس کی بھی تفصیل فراہم کرے، ولے لائسنس ورله پکار وی که نه وی پکار؟ دا مونږ ته اووایه کنه۔ مونږ، هر سړے تلے شی، د مچھلی شکار کولے شی او د آکشن نه مونږ ته څومره فائده کیږی؟ دا هم مونږ ته اووایئی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: زمونږه جی د فش ډیپارټمنټ یو خپل طریقه کار دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بنه ده چه دوئ دلچسپی اخلی، لږ دوئ Encourage کوئ چه دا زمونږ لیډیز۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: او جی، دا زما خیال دے د ټولو د مهو سوالونو نه چه دی، هغه ټول د دوئ د طرفه راځی۔ (قہقہے) زمونږه جی د فش ډیپارټمنټ خپل یو طریقه کار دے چه د مئی، جون، جولائی، اګست پورے په دیکښے فشنګ کیږی او د هغے د پاره لائسنس هغوی ورکوی ورته او د هغے نه اخوا چه دی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر ماحولیات: دا، نه جی مئی، جون، جولائی او اګست د Breeding season دے، په دیکښے نه کیږی۔ دا دے نه چه کوم اخوا میاشتے دی، په هغے کښے د مهی د پاره لائسنس چه دی د نیولو د پاره، د هغے خپل طریقه کار دے، لائسنس ورله ورکوی او بغیر لائسنسه د هغے په فشنګ باندے پابندی ده۔ دویمه چه دوئ کومه خبره اوکړه چه د دے د آمدن او د ایکسپورټ او د دے نو پکار دی چه دوئ نوے سوال راوړی چه هغه ډیټا ورته مونږ بیا دلته Provide کړو جی۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 226۔

* 226 - ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ جولائی 2008ء میں ارسون چترال کے جنگلات میں آگ لگی تھی جس سے کروڑوں روپے کی لکڑی جل کر راکھ ہو گئی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آگ لگنے کی وجوہات کیا تھیں اور آیا اس سلسلے میں کوئی انکوائری کی گئی تھی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واحد علی خان (وزیر ماحولیات): (ا) ہاں، یہ درست ہے کہ جولائی 2008ء میں ارسون چترال کے جنگلات میں آگ لگی تھی۔ نقصان کا اندازہ کچھ یوں ہے کہ آگ سے ارسون اور چھوچھو کینی نان پلان فارسٹ کا تقریباً چالیس ایکڑ رقبہ متاثر ہو چکا ہے جس میں موجود نو پود جل جانے کے علاوہ اڑتالیس درختان دیار، کائل مکمل طور پر جل چکے ہیں اور پینسٹھ درختان دیار، کائل جزوی طور پر جل چکے ہیں۔

(ب) آگ لگنے کی وجوہات وغیرہ کا پتہ لگانے کیلئے دو ورتیج افسران پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے اپنی مفصل رپورٹ دیدی ہے جو ضمیمہ میں مندرج ہے البتہ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

آگ لگنے کی وجوہات

1- متاثرہ جنگل مقامی آبادی سے کافی دور افغان سرحد پر واقع ہے اور افغانستان سائڈ پر نیٹو فورسسز کا Base Camp بنا ہوا ہے۔

2۔ سرحد کے آر پار علاقے کے لوگوں کی آپس میں رشتے داریاں ہیں اور آمد و رفت کا راستہ متاثرہ جنگل سے ہو کر گزرتا ہے۔ سرحدی علاقے میں نگرانی کیلئے نیٹو فورسسز کے ہیلی کاپٹروں کی پٹرولنگ ہوتی رہتی ہے۔ شبہ یہ ہے کہ اس گزرگاہ سے گزرنے والوں کی لاپرواہی کی وجہ سے جنگل میں آگ لگی ہو۔ مزید یہ کہ خشک موسم، علاقے میں تیز ہواؤں کا سلسلہ اور جنگل میں پڑے خشک ملبہ کی وجہ سے آگ جنگل میں تیزی سے پھیلنے کے امکانات زیادہ تھے لیکن محکمہ جنگلات کے اہلکاروں اور مقامی لوگوں کے تعاون سے بروقت کارروائی کرتے ہوئے آگ پر قابو پالیا گیا۔

محکمانہ کارروائی

آگ لگنے کی اطلاع ملتے ہی محکمہ جنگلات کے اہلکاران نے اپنے محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے مقامی آبادی کے تعاون سے بروقت آگ بجھانے کی سر توڑ کوششیں کی مگر جگہ کی دوری، آگ کے پھیلاؤ میں تیزی اور افرادی قلت (بونڈری کے اوپر نیٹو فورسسز کے ہیلی کاپٹروں کے پٹرولنگ کی وجہ سے مقامی افراد میں گھبراہٹ اور کتراہٹ) کے باوجود کافی جدوجہد کے بعد آگ کے مزید پھیلاؤ کو روکنے اور بجھانے پر اللہ کے فضل و کرم سے آگ پر قابو پالیا گیا۔

نقصانات کی تفصیل

آگ سے کمپارٹمنٹ نمبر 3 ارسون فارسٹ اور نان پلان فارسٹ چھوچھو کینی کا تقریباً چالیس ایکڑ تک کا رقبہ متاثر ہو چکا ہے جس میں موجود نو پودہ جات تباہ ہونے کے علاوہ اڑتالیس درختان دیار اور کائل مکمل

طور پر جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آگ کی وجہ سے پینسٹھ درختان دیار و کائل جزوی طور جل چکے ہیں۔ ہر طرح سے تحقیقات و انکوائری کرنے کے باوجود جنگل مذکورہ میں لگنے والی آگ کی وجوہات کا علم نہ ہو سکا۔

Mr. Speaker: Any Supplementary?

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: او جی۔ دوئ جواب کبنے زمونږ سره دے محکمے منلے ده چه دے ځنګل کبنے اور لګیدلے وو او په هغے کبنے د چالیس ایکړ نه زیاته رقبه باندے، په هغے کبنے د دیار مختلف اونے هم خرابے شوی دی او ورسره نومولود، کوم چه نوے دغه شوی دی، بچی په هغے کبنے رابنتلی وو د اونو نو هغه هم پکبنے ضائع شوی دی۔ زهٔ دا تپوس کوم جی، دوئ پخپله منلے ده چه د نیټو فورسسز د دغه په وجه باندے، لکه هلته Base camp دے ورسره نزدے او د هغوی هیلی کاپټرے هم دلته ځی راځی، نو زهٔ جی دا تپوس کومه چه لکه دا څومره نقصان شوے دے، چه هغه ډیر زیات لوئے نقصان شوے دے دے صوبے ته، دوئ د نیټو فورسسز په وجه باندے چه نقصان شوے دے، دے ځنګل کبنے اور لګیدلے دے او اوس دا ټوله ذمه داری په نیټو فورسسز باندے وراړولے ده، نو زهٔ دا تپوس کومه جی چه دوئ د نیټو فورسسز نه څه ډیمانډ کړے دے چه دا دومره نقصان ستاسو په وجه مونږه ته راغے او دومره مونږ ته تاسو د هغے دغه راکړئ، مونږ Compensate کړئ په دغه سلسله کبنے؟ نو منسټر صاحب نه د دے تفصیل غواړم جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Any supplementary question?

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: جناب سپیکر صاحب، دا داسے علاقه ده چه دا زمونږ د افغانستان او د پاکستان باونډری ده۔ دیکبنے مختلف وجوهات دی چه کوم طرف ته د افغانستان ایریا ده، هغوی خپل ځنګل بالکل ختم کړے دے، زمونږ پاکستان سائډ ته ځنګل موجود دے۔ د نیټو فوجونه چه دی، هغوی هلته موجود دی خو

هغوی ته پته نشته چه هلته اور لګیدلے دے خو دا ئے Possibility ده چه دیکښے څوک تلی راغلی دی یا چا سګریټ ارتاؤ کړے دے یا چا اور لګولے دے ، Particular څوک معلوم نه دی چه اور چا لګولے دے ؟ خو د هغے باوجود په هغه وخت کښے خلق راغلی دی او دے مقامی خلقو او دے ټولو مشترکه یو کمک ئے کړے دے او ټولو خلقو ، په لاؤډ سپیکرو باندے ئے اعلانونه کړی دی، د کلی خلق راوتی دی او اور ئے مړ کړے دے۔ چه په هغے کښے کوم تاوان د اونو شوے دے ، زما خیال دے تقریباً چالیس ایکړ رقبه زمونږه د دغے نه متاثره شوے ده۔ په دیکښے زیات ځنګل، چه کوم دا نوے بوټی دی، هغه پکښے سوی دی او غټے اونے پکښے پینتالیس، سینتالیس یو سوی دی او پینسټهه چه دی، هغه خصوصی طور باندے نقصانی شوی دی، نو هغوی بنیادی طور باندے ، زمونږ ډیپارټمنټ او خلقو پخپله، ځکه چه هغه ډیر لرے ځائیونه دی جی، هغه خلقو خپل کوشش کړے دے اوهغه نقصان ئے د کم نه کم حده پورے پاتے کړے دے ، کیدے شی ډیر زیات نقصان شوے وے خو د هغے باوجود دے خلقو همت کړے دے او اور ئے مړ کړے دے او دغه تاوان دے ، نقصان دے۔ داسے څه Claim مونږ په چا نه دے کړے ، نه په نیټو باندے او نه په بل چا باندے ۔

<u>جناب سپیکر:</u> Claim نه دے شوے۔

<u>وزیرماحولیات:</u> نه، نه دے شوے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سلیم خان،آپ بھی یہ پہلے سے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر:</u> میں سپلیمنٹری کوئسچن مانگ رہا ہوں توآپ نہیں دے رہے ہیں؟ مختصر سپلیمنٹری کوئسچن آپ بتادیں، پھر میجر صاحب بتائیں گے۔

<u>جناب سلیم خان(وزیر بہبودآبادی):</u> جناب! میرا کوئسچن یہ ہے کہ خاصکر چترال کے اندر جنگلات میں اکثر یہی واقعات ہوتے ہیں، ہمارے بہت قیمتی جنگلات اس طرح آگ لگنے کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں، تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیاآپ کے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایسی جدید کوئی ٹیکنالوجی ہے کہ اسطرح کے واقعات اگر ہوں توان کے اوپر کنٹرول ہوسکے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بصیر خٹک صاحب،آپ کا کیا کوئسچن ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: زما ضمنی سوال دا دے چه دا کوم ځنګلاتو باندے چه اور لګیدلے دے ، دے سره نزدے د نیټو فورسسز بیس کیمپ دے او امکان دا دے چه کید ے شی چه دا اور د دوئ د وجے نه لګیدلے وی۔ سر، زما سوال دا دے چه که دا امکان وی چه دا اور د نیټو فورسسز د بیس کیمپ د وجه نه لګیدلے وی نو د هغے د Compensation د پاره زمونږ ګورنمنټ څه اقدامات کړی دی او که نه؟ دا امکان ئے نه وی چه د نیټو فورسسز د لاپرواهی یا د هټ دهرمئی د وجه نه دا اور لګیدلے وی نو هغے د پاره څه اقدامات شوی دی؟ بل دغه په چا لګیدلے دے ؟ بل سر، که د دے سره مونږ دا اوګنړو چه دا ځنګلات چه دی، د دے په خوا کښے د نیټو فورسسز بیس کیمپ شته نو هغلته د نیټو فورسسز هیلی کاپټرے موجود دی، نو دا ممکنه نه وه چه د دغه اور د مړ کولو د پاره مونږ د نیټو فورسسز نه څه امداد اغستے وے چه د هیلی کاپټر په ذریعه باندے مونږ دا اور مړ کړے وے ؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، جواب دیدیں جی۔

وزیر ماحولیات: میجر صاحب او سلیم خان صاحب چه کوم ضمنی کوئسچن اوکړلو نو زمونږ ډیپارټمنټ سره فارسټ ګارډز نشته چه هغه په یو یو ایریا چه کومه فارسټ ګارډ سره وی نو په هغے کښے خو سل سل فارسټ ګارډز پکار دی، زمونږ سره Human resource ډیر زیات کم دی نو پاتے شو جدید Equipments نو هغه خو زما خیال دے چه تصور کولے شو او عملی طور داسے څه Equipments نشته چه مونږه ځنګل پرے د اور نه بچ کړو۔ مونږه خپل کورونه او بلډنګونه نه شو بچ کولے نو ځنګل د پاره به زمونږ سره Equipments د کوم ځائے نه وی؟ دویمه خبره چه میجر صاحب اوکړه جی نو دا مونږ نه دی وئیلی چه د نیټو فورسسز چه دی، دا هغوی نه لګیدلے دے خو امکانات دی، هغوی کړے دے یا هغه لاره ده جی، خلق پرے دواړه طرف ته ځی راځی یا بل څه دغه نه لګیدلے دے ، نو مونږ دا نه شو وئیلے چه اور د څه شی نه لګیدلے دے خو اور لګیدلے دے او مقامی خلقو او ډیپارټمنټ چه دے ، په خپله طریقه باندے هغه اور ئے مړ کړے هم دے او بیا دوه رینجران چه دی، د هغے د پاره مونږ انکوائری ټیم

مقرر کړے دے او د هغوی رپورټ راغلے دے، هغه هم دے سره لف دے۔ خپله کارروائی ډیپارټمنټ ټهیک ټهاک کړے ده۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ډاکټر ذاکر الله خان صاحب! ستا تسلی اونشوه؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: دا د اولنی سوال ما تپوس کړے دے چه "آیا یہ درست ہے کہ جولائی 2008ء میں ارسون چترال کے جنگلات میں آگ لگی تھی جس سے کروڑوں روپے کی لکڑی جل کر راکھ ہو گئی"، او دوئ وائی چه "ہاں یہ درست ہے"، د کروړونو روپو ځنګل جی سوے دے، زهٔ جی خبره دا کومه چه په حقیقت کښے خبره داسے نه ده، څنګه پکښے نیتو سره به دا، او حکومت سره به دا اوکړم؟ ځنګل کټ شوے دے بنه په بے دردئ سره، سمګل شوے، راوړے شوے دے او ځګی ته اور اچولے شوے دے، اوس که انکوائری کوئ او که نه کوئ، بس۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب-----

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: بصیر خان خٹک صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: جناب سپیکر، Even فارسټ ګارډز نشته چه زمونږ د ځنګلاتو د تحفظ د پاره پټرولنګ یا نور څه ضروری اقدامات کوی نو د هغسے Latest equipments هم زمونږ سره نشته چه که چرته داسے حادثاتی اور اولګی یا نور څه حادثات پیش شی نو د هغے رابطه د فوری اوشی۔ سر، زهٔ ستاسو په توسط باندے خپل صوبائی حکومت ته دا خواست کوم چه دا ځنګلات زمونږ قیمتی اثاثه ده، دا د کروړونو نه بلکه داربونو روپو ځنګلات دی، د هغے تحفظ زمونږ بنیادی ذمه داری جوړیږی، د دے په حقله که زمونږ په فارسټ ډیپارټمنټ کښے څه ریکارډ راوستل پکار دی د هیومن ریسورس مینجمنټ په شکل کښے، د هیومن ریسورس ډیویلپمنټ په شکل کښے، پکار ده چه د هغے د پاره یوه کمیټی جوړه کړلے شی او کوم Latest equipments چه د دے د پاره ضروری دی ځکه چه دا اصل ځنګلات دی----

جناب سپیکر: نه، دیکښې زمونږ سټینډنګ کمیټی خو شته کنه۔

میجر (ریٹائرڈ) بصیر احمد خٹک: په دې اور لګیدو سره نه صرف ماحول خرابیږی، زمونږ قیمتی ځنګلات تباه کیږی بلکه وائلډ لائف ته هم ډیر زیات نقصان رسی، نو پکار دا ده چه مونږ د دې مخ نیوې اوکړو، -----

جناب سپیکر: دا کمیټی، سټینډنګ کمیټی خو شته کنه جی، هغې کښې زما خیال دې ممبران تاسو یئی او دا ډاکټر صاحب چه کومه خدشه ظاهروی-----

محترمہ شازیہ طہماس: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی ستا هم کوئسچن دې بی بی؟

محترمہ شازیہ طہماس: او جی۔

جناب سپیکر: هم په دې باندې دې سپلیمنټری، شازیه طهماس صاحبه؟

محترمہ شازیہ طہماس: او جی۔

جناب سپیکر: شازیہ طہماس۔

محترمہ شازیہ طہماس: جی صرف د خټک صاحب په Response کښې چه سټینډنګ کمیټی د ماحولیات د پاره خو شته خو ایچ آر ډی یا ایچ آر ایم د پاره څه کمیټی نشته دې، ما دې باندې کوئسچن هم Put up کړې وو او ما ته جواب دا راغلې وو، چونکه د دې ډیپارټمنټ نشته، مطلب انسټی ټیوشن شته دې خو ډیپارټمنټ چونکه نشته، لهذا ستا کوئسچن Answer نه شی کیدې، نو زما ریکوئسټ به دا وی چه ایچ آر ډی، ایچ آر ایم اینډ این جی اوز سره Dealing د پاره یوه کمیټی ډیره ضروری ده چه موجوده وی زمونږ د پراونشل ګورنمنټ په سطح باندې۔

جناب سپیکر: جی منسټر صاحب، د دوئ څه تجویز دې؟

وزیر ماحولیات: دا جی د دې ډیپارټمنټ حصه ده، دا ډائریکټریټس دی او دې ځی نه ولې، دا خو د فارسټ حصه ده جی او د دوئ که د کوئسچن غلط جواب چا ورکړې دې، د هغې به مونږه تحقیقات اوکړو۔ ایچ آر ډی او این آر ایچ چه دې، هغه جی زمونږ د دې ډیپارټمنټ یوه حصه ده، دې سره ئې تعلق دې۔

جناب سپیکر: د هغې حصه ده؟

وزیرماحولیات: او بالکل۔

محترمہ شازیہ طہماس: عرض کومه، سر۔ هر ډیپارټمنټ خپل لیول باندے ایچ آر ډی جوړ کړے دے خو Centralized structure نشته دے۔ فیډرل ګورنمنټ لیول باندے شته دے، پراونشل ګورنمنټ لیول باندے نشته دے۔

جناب سپیکر: دا د دے حصه ده، دا تاسو وایئی؟

وزیرماحولیات: زمونږ خپل ډیپارټمنټ د غه شته جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

وزیرماحولیات: او جی۔

جناب سپیکر: جی ډاکټر صاحب، بیا څه اوشو، بیا بل کوئسچن دے؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: جناب سپیکر، ما سره سلیم خان صاحب د دے ګواه دے۔۔۔

جناب سپیکر: نه، دا خدشه چه کوم دوئ ظاهره کړه، د هغے جواب ورکوئ جی؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: او جی، خدشه نه ده، حقیقت دے۔

جناب سپیکر: حقیقت دے؟

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: سلیم خان صاحب دا دے جی ګواه دے، زهٔ په دے وایم چه دیکښے ډیپارټمنټ انکوائری کړے ده، دیکښے د د اسمبلئ ممبران انکوائری اوکړی او یوه کمیټی د ورله جوړه کړی، انکوائری د اوکړی۔

جناب سپیکر: Written نوټس به راکوئ بحث د پاره۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کمیټئ ته ئے اولیږئ جی چه تحقیقات اوشی۔

جناب سپیکر: Written نوټس راکړئ۔

ڈاکٹر ذاکراللہ خان: کمیټی جی تاسو سره خپله فارسټ شته، هغه به پکښے اوکړی تحقیقات۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، دوئ څه وائی جی؟

وزیر ماحولیات: دوئ چه کوم سوال کړے دے ، د هغے جواب ورته ملاؤ شوے دے۔ پکار ده چه د دے سوال څنګه چه دوئ اووئیل چه دا چا په قصد سیزلے دے او قصداً عمداً ئے سیزلے دے نو پکار ده چه هغه سوال د راوړے وے چه د هغے مطابق د غه ورسره شوے وے۔ اوس دا ده چه دوئ څنګه وئیلی دی، د هغے ټوټل جواب دوئ ته حاصل دے ، د ډیپارټمنټ انکوائری ټیم چه دے ، هغوی کړے دے جی او دا سے څوک ښکاره نشته چه فلانکی خلقو دا ځنګل سیزلے دے۔ ځنګل سوے دے جی، دا مونږ منو۔ ډیپارټمنټ تلے دے جی، انکوائری ئے کړے ده، رپورټ ئے Submit کړے دے ، نو زما په خیال باندے په دے مزید خبره څه کیدے شی۔

ډاکټر ذاکراللہ خان: زما جی ریکوئسټ دے چه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ډاکټر صاحب، تاسو څه وایئی جی؟

ډاکټر ذاکراللہ خان: دا سټینډنګ کمیټئ ته وراولیږئ چه په دیکښے تحقیقات اوشی جی بس۔ دا لوکل ایم پی اے هم دے ، دا وزیر دے زمونږ، هغه د دے اقرار کوی نو هغه هم منی چه واقعتاً کټ شوے دے ځنګل، سمګل شوے دے ، وروستو چه دے نو اور اچولے شوے دے نو د هغوی هم د منسټر صاحب بیان باندے یقین نشته دے ؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر ماحولیات: دوئ د ډیپارټمنټ سره کښینی، دا به ورته زهٔ اووایم، دوئ د ورسره کښینی او که خپل دوئ سره څه پروف وی، هغه د ورته اوښائی، ډیپارټمنټ به په هغے باندے څه کارروائی اوکړی انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: نو کمیټی که ورسره یو څو تنه۔۔۔

وزیر ماحولیات: دا سے ما ته هیڅ اعتراض نشته دے ، لاړ د شی بالکل۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 226, moved by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it The Question is referred to the concerned Committee.

(تالیاں)

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 354، نور سحر بی بی، یہ دوسرا کوئسچن آپ کا ہے یا ڈراپ کروں؟۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اگر آپ کو پتہ نہیں ہے تو ڈراپ کروں؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: یہ 354 کوئسچن کس کا ہے؟ ڈراپ کروں؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: چھوڑ دیں۔ بی بی، بس چھوڑ دیں جب آپ کو پتہ ہی نہیں ہے۔ بس ٹھیک ہے۔ جی سید قلب حسن صاحب۔

محترمہ نور سحر بی بی: جناب سپیکر، یہ ہے۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟ آپ کو پتہ بھی نہیں ہے اور۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تو 354 میں بتا رہا ہوں نا۔

* 354 - محترمہ نور سحر بی بی: کیا وزیر جنگلات از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلی حیات جانوروں کی تربیت، نگہداشت اور ان کی دیکھ بھال کے بارے میں اقدامات کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ تین سالوں کے دوران محکمے نے جنگلی جانوروں کے تحفظ کے بارے میں جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) جی ہاں، محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد جنگلی جانوروں کی نگہداشت اور ان کی دیکھ بھال اور تحفظ کیلئے کام کر رہا ہے۔

(ب) محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد جنگلی حیات کے تحفظ، انتظام و انصرام کیلئے ایک کثیر الجہتی منصوبہ بندی پر عمل پیرا ہے۔ گزشتہ تین سالوں میں محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد کی کارکردگی کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

ا۔ جنگلی حیات کا تحفظ وانصرام:

(اول) محکمہ جنگلی حیات نے صوبے میں عوام کو صحت مند تفریح اور دیرپا بنیادوں پر شکار کے مواقع مہیا کرنے کیلئے برائے سال 07-2006، 08-2007 اور 09-2008 کے دوران پانچ ہزار چار سو تیس شکار کے لائسنس جاری کیے جس سے نہ صرف حکومت کو چون لاکھ تیس ہزار روپے کی آمدنی موصول ہوئی بلکہ غیر قانونی شکار کے تدارک میں بھی مدد ملی۔

(دوم) مقامی لوگوں میں جنگلی جانوروں سے محبت کرنے اور اسیری میں ان کی نسل کشی کیلئے ممنوعہ جنگلی جانوروں کے قانونی قبضے کیلئے پندرہ ہزار پانچ سو بانوے لائسنسوں کا اجراء کیا گیا۔

(سوم) غیر قانونی شکاریوں کی سرکوبی اور ممنوعہ جنگلی جانوروں کو غیر قانونی طور پر قبضے میں رکھنے کی بناء پر مجرموں کے خلاف سات ہزار تین سو بائیس چالان کیے گئے جس میں متعدد سے موقع پر جرمانہ وصول کر کے قومی خزانے میں جمع کرایا گیا جبکہ باقیماندہ کیسوں کو متعلقہ عدالتوں میں فیصلوں کیلئے بھیجا گیا۔

2۔ محفوظ پناہ گاہوں کا قیام:

جنگلی حیات کے تحفظ میں محفوظ پناہ گاہوں کا قیام، انتظام وانصرام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اپنے قیام سے لیکر اب تک محکمہ ہذا نے چھتیس گیم ریزروز، تین وائلڈ لائف پارکس اور پانچ نیشنل پارکس قائم کیے۔ گزشتہ تین سالوں میں ان میں مزید دو گیم ریزروز اور دو وائلڈ لائف پارکس کا اضافہ کیا گیا جبکہ پہلے سے محفوظ پناہ گاہوں کے انتظام وانصرام کو مزید بہتر بنایا گیا۔

3۔ جنگلی حیات کے تحفظ، انتظام وانصرام میں مقامی آبادیوں کی شمولیت کی وجہ سے رہنما کام سرانجام دے رہا ہے اور اس میں خاطر خواہ کامیابیاں حاصل کی ہیں مثلاً:۔

(اول) کمیونٹی گیم ریزرو اور پرائیویٹ گیم ریزرو کا قیام:

اس مد میں اب تک کل بہتر کمیونٹی گیم ریزرو قائم کیے گئے ہیں جس میں پچھلے تین سالوں میں ستائیس کمیونٹی گیم ریزرو کا قیام بھی شامل ہے۔

(دوم) ٹرافی ہنٹنگ اور سپورٹس ہنٹنگ میں کمیونٹی کا کردار:

اس مد میں پچھلے تین سالوں میں مارخور کے ٹرافی ہنٹنگ کے ذریعے چھ لاکھ بچھتر ہزار امریکی ڈالر کے عوض گیارہ پرمٹوں کا اجراء ہوا اور کل آمدنی کا اسی فیصد حصہ متعلقہ آبادیوں میں تقسیم کیا گیا جبکہ بیس فیصد حکومتی اخراجات کی مد میں قومی خزانے میں جمع کیا گیا۔

4۔ ناپید ہونے والے جنگلی حیات کی اسیری میں نسل کشی کا پروگرام:

(اول) جنگلی حیات کے تحفظ کے دوسرے طریقوں کے ساتھ ساتھ محکمہ نے ناپید ہونے والے جانوروں کی اسیری میں نسل کشی کا پروگرام بھی بنایا ہوا ہے تاکہ ان کو دوبارہ ان کی قدرتی آماجگاہوں میں آباد کیا جاسکے اور اس سلسلے میں پانچ وائلڈ لائف پارکس، چھ پرندہ گھر کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

(دوم) لکی مروت میں ایک کرین سنٹر قائم کیا گیا جس میں کونجوں پر ریسرچ اور تعلیمی مقاصد کیلئے سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔

(سوم) کنڈبیر سنٹر جو کہ پاکستان میں ریچھوں کے رکھنے کا واحد سنٹر ہے، کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس سنٹر کو ریچھ پر ریسرچ کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سنٹر میں صرف ان ریچھوں کو لایا جاتا ہے جو کہ مختلف صوبوں کے محکمہ جنگلی حیات لوگوں کے غیر قانونی قبضے سے ضبط کرتی ہے تاکہ ریچھ اور کتے کی لڑائی اور ریچھ سے ڈانس کروانے کا ظالمانہ رواج ختم کیا جاسکے۔

5۔ جنگلی حیات کے تحفظ، انتظام وانصرام کیلئے مقامی لوگوں میں آگاہی پیدا کرنے کا پروگرام:

اس پروگرام کے تحت اب تک صوبے بھر کے مختلف سکولوں میں دو سو سے زائد نیچر کلبز قائم کئے گئے ہیں جن میں باقاعدہ طور پر ڈیپارٹمنٹ کے افسران جنگلی حیات کے متعلق مختلف موضوعات پر طلباء کو لیکچر دیتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں ہے کوئی سپلیمنٹری کوئسچن؟

<u>محترمہ نور سحر بی بی</u>: جی ہاں۔ سر، یہ میں نے ان سے پوچھا تھا، انہوں نے جواب جو دیا ہے کہ محکمہ جنگلی حیات صوبہ سرحد جنگلی جانوروں کی نگہداشت اور ان کی دیکھ بھال اور تحفظ کیلئے کام کر رہا ہے، تو ان کی تفصیل یہ دیکھیں جی، یہ کیا کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے تو ہمیں اس کی تفصیل فراہم نہیں کی ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary regarding this?

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، جواب دیدیں۔

<u>وزیر ماحولیات</u>: دا د دے دومرہ تفصیلاً جواب راغلے دے، دوئ کتلے نہ دے۔ دوئ ولے نہ دے کتلے؟ ځکہ دوئ تہ پتہ نشتہ چہ د دوئ سوال کوم یو دے؟ د دے خو دوئ ټوټل مونږ دغہ لیکلی دی جی، د لائسنسونو متعلق ورتہ لیکلی دی جی، زمونږہ ټرافی ھنټنګ چہ دے، ھغہ ورتہ لیکلے دی، د ټرافی ھنټنګ نہ څہ نور آمدن شوے دے، ھغہ ئے ورتہ لیکلے دے، د نیشنل پارکس ورتہ ئے لیکلے دی

جی، د گیم ریزروز ئے ورته لیکلے دی۔ Detailed question دے جی خو دوئ کتلے نه دے۔

جناب سپیکر: جی Next، سید قلب حسن صاحب۔ سید قلب حسن صاحب، کوئسچن نمبر 391۔

* 391 - سید قلب حسن: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات تمام ضلعوں کیلئے مختلف مدات میں فنڈز مختص کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:۔

1۔ حکومت نے کس کس مد میں مذکورہ فنڈز مختص کئے ہیں؛

2۔ صوبہ سرحد کے تمام اضلاع کیلئے 09-2008 کے دوران مختص فنڈز کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے، البتہ یہ وضاحت ضروری ہے کہ محکمہ جنگلات کے فنڈز فارسٹ ڈویژن کی سطح پر مختص کئے جاتے ہیں۔

(ب) حکومت نے مندرجہ ذیل مدات میں فنڈز مختص کئے ہیں:

1۔ تنخواہ والاؤنسز (2) آپریشنل چارجز وغیرہ،

2۔09-2008 کیلئے مختص شدہ فنڈز درج ذیل ہیں:

ا) غیر ترقیاتی	339769000
) ترقیاتی	202967000
کل مختص شدہ رقم	542736000

(تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی)

جناب سپیکر: څه ضمنی سوال پکښے شته جی؟

سید قلب حسن: یس، سر۔ ضمنی کوئسچن نه مخکښے د خپل نوم لږ غوندے تاسو ته دغه کوم چه تاسو سید قلب حسن وایئ، دلته سید قلب حسین دے۔ زما نوم دے سید قلب حسن، Simple۔

جناب سپیکر: سید قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: قلب حسن، جی او مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ نوٹ کریں، آئندہ کے لئے نام کا خیال رکھیں۔ جی بسم اللہ، کوئی سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

سید قلب حسن: سر، سپلیمنٹری کوئسچن شته دے دیکښے۔ ډیپارټمنټ کښے صرف دوه قسمه اخراجات دی، یو ترقیاتی او یو غیر ترقیاتی۔ د کوهاټ، ډی آئی خان، هنګو، کرک، دا درے ضلعے دی، د دے غیر ترقیاتی اخراجات دی ایک کروړ، تینتیس لاکھ، پچیس هزار، ما چه څومره پورے معلومات کړی دی، دیکښے د کوهاټ ضلعے ته ډی پی کښے هیڅ قسم دوئ فنډ نه دے اچولے، بالکل فنډ شته نه ورکښے۔ منسټر صاحب که د دے وضاحت اوکړی چه د دے څه وجه ده؟ چه د کوهاټ ضلعے ډویژن سطح کښے خو کرک، هنګو، کوهاټ راځی، خو کوهاټ ضلع چه مین آفس هلته کښے دے، د هغے هم هلته کښے ویلیو خو ده کنه، آفس هلته کښے دے، ایمپلائیز هلته کښے دی، ترقیاتی اخراجات ئے ایک کروړ، تینتیس لاکھ دی او کوهاټ کښے دوئ بالکل بجټ اچولے نه دے۔

جناب سپیکر: جی ملک صاحب، ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جی زۀ خو د منسټر صاحب نه دغه پوښتنه کوم چه کرک د پاره دغه ترقیاتی اخراجات هغه ډیر کم دی جی، هغه ئے نه دی اچولی، هغے د پاره کرک کښے دوئ څه کول غواړی فارسټ مد کښے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، ذرا جواب دیدیں ان کا۔

وزیر ماحولیات: جی د کوهاټ ډسټرکټ، کوهاټ ئے هیډکوارټر دے، دا درے ضلعے چه دی، په دے ډویژن کښے دی جی۔ دا د یو ډی ایف او لاندے کار کوی او دوئ اجتماعی دغه ورکړے دے۔ که دوئ جدا جدا سوال راوړی نو د هر یو ضلعے به جدا جدا دوئ ته اووایو جی۔ دوئ د کوهاټ ډویژن خبره کړے ده نو د کوهاټ د ډی ایف او سره کرک دے، هنګو دے او کوهاټ دے نو که دوئ جدا جدا غواړی نو کوئسچن د راوړی نو مونږ به دوئ ته جواب ورکړو جی۔ ټوټل ایک کروړ تینتیس لاکھ پچیس هزار روپۍ چه دی، هغه د درے واړو ضلعو د پاره ایلوکیشن دے جی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہ یو ځل باندے ټول سپلیمنټری اوو ایئی نو وزیر صاحب بہ د یو یو جواب درکوی جی۔ بل څہ دے ، ملک قاسم صاحب؟ نہ اودریږہ، اوریجنل موؤر، اوریجنل موؤر، بل څہ سپلیمنټری دہ؟

سید قلب حسن: سرا! کوئسچن دا دے چہ دا کوم ایک کروړ، تینتیس لاکھ دوئ یادوی، دا غیر ترقیاتی اخراجات دی، تنخوا گانے ، الاؤنسز، پټرول، ټیلیفون خرچے ، زما کوئسچن دا دے چہ پہ کوهاټ کښے منسټر تہ پکار دی چہ هغہ کم از کم چہ ما کوئسچن کړے دے ، د هغے جواب کہ پتہ اوکړی د کوهاټ دفتر نہ چہ کوهاټ تہ تاسو فنډ څومرہ ورکړے دے ؟ صرف کوئسچن دا دے۔

جناب سپیکر: تۀ وایے چہ Developmental activities نشتہ او تنخوا گانے ډیرے دی۔

سید قلب حسن: او غیر ترقیاتی، د دے نہ خو بیا دا دفتر د بند شی دلتہ کښے ، دا د یو بل ډویژن سرہ دی شی نو هغہ بہ ښہ وی۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب! زۀ هم یوہ خبرہ کول غواړم۔

جناب سپیکر: ستا هم دا سوال دے ، کہ بل څہ دی؟ هم دغہ سوال دے ؟

ملک قاسم خان خٹک: کرک کښے بالکل څہ شتہ نہ او چہ دا څہ دی، تۀ خپلہ جی دا اوگورہ-----

جناب سپیکر: کرک، کوهاټ او ستا سو څہ دی جی؟

ملک قاسم خان خٹک: هنگو جی----

ڈاکٹر اقبال دین: د دے پہ بارہ کښے جی زۀ هم خبرہ کوم لکہ څنگہ چہ قلب حسن ورور خبرہ اوکړہ-----

جناب سپیکر: سپلیمنټری کوئسچن جی۔ ملک صاحب، کښینئ۔ ډاکټر اقبال فنا صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: جی Forestation یا نور Activities د پارہ د کوهاټ د پارہ هیڅ نشتہ پکښے ، هنگو او کرک د پارہ پکښے شتہ دے ، ټهیک دہ، هغہ د ډویژن پہ

سطح باندے شته خو هغه ډسټرکټس پکښے Nominate دی، د کوهاټ ډسټرکټ پکښے هیڅ شے نشته دے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: یره جی زهٔ خو دا ریکویسټ به کومه که دوئ ډیپارټمنټ سره کښینی او که نوے کوئسچن راوړی، مونږه ټوټل چه دی، هغه به دوئ ته Provide کړو چه د کوهاټ د پاره څومره فنډ دے ترقیاتی، بیا څه پکښے Activities کیږی، په هنګو کښے څه Activities کیږی یا په کرک کښے څه کیږی نو چه نوے کوئسچن دوئ راوړی، نو انشاء الله مونږه به ټول معلومات Provide کړو، ور به کړو ورته جی۔

جناب سپیکر: اوس څه ډیټا تاسو سره نشته؟

وزیر ماحولیات: ما سره جی دے وخت کښے ډیټا نشته دے۔

جناب سپیکر: هغه قلب حسن صاحب وائی چه دا غیر ترقیاتی مد کښے تاسو ښودل کړی دی، Developmental activities پکښے نه دی ښودلے۔

وزیر ماحولیات: هلته کښے سټاف ناست دے، بلډنګز دی، خلق دی، تنخواګانے به اخلی نو غیر ترقیاتی دغه اخراجات دا دی کنه جی چه هغه ډیپارټمنټ خلق هلته کښے موجود دی، هغوی به تنخواګانے اخلی، د هغوی به هلته کښے Activities وی-----

جناب سپیکر: نه، نو دوئ هسے ناست دی، که څه کار هم کوی جی؟

وزیر ماحولیات: اوس که دوئ وائی چه Developmental works، نو دوئ د یو سوال راوړی چه د هغے معلومات ورته مونږه Provide کړو چه دا-----

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب! اصل کوئسچن دا دے۔

جناب سپیکر: دا یو Specific sharp question راوړه۔

سید قلب حسن: دا کوئسچن چه ما دلته کښے کړے دے، د دے صرف مقصد دا دے چه محکمه دے طرف ته توجه ورکړی چه یو ډیپارټمنټ هلته کښے شته دے، خلق تنخواګانے اخلی، آیا ډیپارټمنټ صرف د دے پاره دے چه هغه صرف

تنخواګانے اخلی او ترقیاتی فنډونه هلته کښے نه وی؟ صرف کوئسچن دا دے زما۔ منسټر صاحب ته زما ریکویسټ دے که دوباره څه کوئسچن واستومه، دا خو به بیا بجټ نه بعد Next 2009-10 ته رسی، زما یو ریکویسټ دے چه دے محکمے ته هدایت ورکړی چه هلته چونکه دفترے دی، هلته کښے د سپیشل فنډ ورته ور کړی۔

<u>جناب سپیکر</u>: ټهیک شوه جی، تاسو ورسره کښینئ، وروستو ورسره کښینئ جی، دا ریکویسټ به ورته۔۔۔۔

<u>وزیر ماحولیات</u>: جی زۂ دوئ ته ریکویسټ کومه چه د کښینی، د ډیپارټمنټ چه کوم Jurisdiction دے، هغه به ورته مونږه او بنایو۔

<u>جناب سپیکر</u>: او چه څه دغه وی، هغه به او کړی د رته۔

<u>سید قلب حسن</u>: ټهیک شوه جی۔ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: مولوی عبید اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 392۔

* 293 - <u>مولوی عبید اللہ</u>: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان سے برآمد شدہ لکڑی میں 20% لکڑی محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ کوہستان کے جنگلات سے صوبائی حکومت کو کافی آمدن حاصل ہوتی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ سرحد کے جنگلات میں کام کرنے پر مرکزی حکومت نے پابندی لگائی ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(I) جب سے کوہستان کی پالیسی بنی ہے، اس وقت سے اب تک کتنی مکسر فٹ لکڑی محکمہ جنگلات کے حصہ میں آئی ہے اور اس سے صوبائی حکومت کو کتنی آمدن حاصل ہوتی ہے;

(ii) کوہستان کے جنگلات کی آمدن سے کوہستان کے جنگلات کو ترقی دینے کیلئے کتنی سکیمیں بنائی گئی ہیں;

(iii) اگر صوبہ بھر میں موجود جنگلات صوبہ سرحد کے ماتحت ہیں تو پھر صوبائی حکومت اپنے اختیارات کا نفاذ کیوں نہیں کرتی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) جی ہاں، (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہیں۔

(i) جب سے کوہستان کے جنگلات میں مارکنگ، چرائی و گرائی کی پالیسی بنی ہے، اس وقت سے اب تک کوہستان کے جنگلات سے جو لکڑی محکمہ جنگلات کے حصہ میں آئی ہے اور جو آمدن صوبائی حکومت کو حاصل ہوئی ہے، اس کی تفصیل درج ہے:

محکمہ جنگلات کے حصے کی لکڑی سے صوبائی حکومت کو حاصل شدہ آمدن

نمبر شمار	نام ڈویژن		
1	اپر کوہستان	30,20,000 مکسر فٹ	1409 ملین روپے
2	لوئر کوہستان	1,70,382 مکسر فٹ	54,539 ملین روپے

(ii) کوہستان کے جنگلات کی آمدن براہ راست حکومت کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے، بہر حال صوبائی حکومت نے کوہستان کے جنگلات کے ترقی کیلئے مندرجہ ذیل سکیمیں بنائی ہیں:

نمبر شمار	نام ڈویژن	نام سکیم
-1	اپر کوہستان	فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ
-2	لوئر کوہستان	1- پالیس کنزرویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ (PCDP) 2- کوہستان ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ (KADP) 3. ری ہیبلیٹیشن آف فارسٹس (Rehabilitation of Forests in lower Kohistan Forest Division)

(iii) صوبائی حکومت سے تعلق ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

مولوی عبیداللہ: جی، جی، شق نمبر (ii) میں انہوں نے جواب میں یہ لکھا ہے جناب، کہ "کوہستان کے جنگلات کی آمدن براہ راست حکومت کے خزانے میں جمع ہوتی ہے، بہر حال صوبائی حکومت نے کوہستان کے جنگلات کی ترقی کیلئے مندرجہ ذیل سکیمیں بنائی ہیں"، نمبر ایک انہوں نے لکھا ہے 'فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ، تو جناب سپیکر صاحب، میں وزیر صاحب سے مودبانہ الفاظ میں یہ عرض کروں گا کہ انہوں نے

جو سکیمیں لکھی ہیں، آج ان سکیموں کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہے، یہ سکیمیں چونکہ 2006 میں ختم ہو چکی ہیں، میں 2008-2009 میں، اپنے منسٹر صاحب سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ کوہستان کی جو آمدن ہے، سولہ ارب روپیہ ہمارے فارسٹ سے صوبائی حکومت لے رہی ہے، اس کے بدلے میں جناب سپیکر، یہ عجیب بات ہے اور آپ ذرا توجہ کریں، اس میں کوہستان کے فارسٹ سے، منسٹر صاحب کہتے ہیں جو کہ حقیقت میں اس سے جواب ذرا ہٹ کر ہے، میں لکھ کر دے دونگا آپ کو، یہ پندرہ سولہ ارب روپیہ کوہستان کی آمدن سے Net، کوہستان کے مالکان کے حصے سے نہیں جو صوبائی حکومت کو ہماری کوہستان ریوڑی دے رہی ہے، وہ سولہ ارب سے زیادہ رقم دے چکی ہے اور اس کے بدلے میں، میں ان سے یہ پوچھ رہا ہوں کہ آپ نے کوہستان میں کوہستان کے جنگلات کی ترقی کیلئے کون کونسی سکیمیں بنائی ہیں؟ انہوں نے جواب مجھے یہ دیا ہے اپنے افسران سے لیکر، اگر یہ خود سوچتے تو اچھا جواب دے دیتے لیکن افسران چونکہ بالکل میرے خیال میں ذمہ داری نہیں لیتے ہیں، وہ فقط پیسے لینے کے درپے ہیں، انہوں نے یہ لکھا ہے کہ کوہستان، اپر کوہستان میں فارسٹری سیکٹر پراجیکٹ لکھا ہے، اسکی حقیقت یہ ہے کہ 2006 میں یہ پروگرام ختم ہو چکا ہے، میں پوچھ رہا ہوں آج ان سے۔ دوسری بات کی ہے انہوں نے لوئر کوہستان میں پالیس کنزرویشن اینڈ ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ (PCDP) اور (KADP) کی، یہ ہمارے کچھ صوبائی بجٹ میں اس میں 40% بھی شیئر نہیں ہے، یہ یورپین ڈیویلپمنٹ فنڈ سے پیسے مل رہے ہیں، میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ پندرہ، سولہ ارب روپیہ جو کہ صوبائی حکومت کو ہم دے رہے ہیں، اس کے مقابلے میں آپ نے کوہستان کو کیا دیا ہے؟ مجھے یہ جواب دے رہے ہیں جو کہ یورپین لوگوں نے ہمیں پیسے دیئے ہیں، وہ کہتے ہیں ہماری صوبائی حکومت نے یہ غلط بیانی کی ہے، آپ ان افسران سے پوچھیں بلکہ پوچھیں نہیں، ان کو پکڑیں۔ دوسری بات یہ ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> سوال، کوئسچن، کوئسچن۔

<u>مولوی عبیداللہ:</u> یہی کوئسچن ہے، اس میں ضمنی سوال ہے، کوئسچن یہی ہے نمبر (iii) میں، انہوں نے مجھے یہ لکھا ہے، میں نے ان سے یہ پوچھا ہے کہ "اگر صوبہ بھر میں موجود جنگلات صوبہ سرحد کے ماتحت ہیں تو پھر صوبائی حکومت اپنے اختیارات کا نفاذ کیوں نہیں کرتی، تفصیل فراہم کی جائے"، میں نے ان سے یہ پوچھا ہے، چونکہ جنگلات کی جو واکداری ہے، جنگلات کے جو اختیارات ہیں، یہ صوبائی حکومت کے ماتحت ہیں اور جبکہ آج کل جنگلات بند ہیں، ایک چیز جو کہ صوبائی حکومت کے اپنے زیر تصرف ہو، اس کے اپنے

اختیارات میں ہو، اس کو چھیڑتے نہیں ہیں، انہوں نے مجھے یہ جواب دیا ہے کہ "صوبائی حکومت سے تعلق ہے"، تو چونکہ صوبائی حکومت سے تعلق ہے، اسلئے میں صوبائی حکومت سے پوچھ رہا ہوں۔ جناب، میں آرہا ہوں اس طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جواب سے مطمئن نہیں ہیں؟

مولوی عبیداللہ: میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں، جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: کوئی اور ضمنی سوال بھی ہے؟

مولوی عبیداللہ: میں ابھی اپنے سوال کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو ضمنی سوال کیا پوچھیں گے؟

مولوی عبیداللہ: ضمنی سوال میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں، میں ختم کرتا ہوں، پلیز ذرا موقع دے دیں۔ بات یہ ہے صوبائی حکومت کے اختیارات میں جنگلات کے تصرف، آمدن، نقصان صوبائی حکومت کے درمیان ہے، کسی وقت میں، 2008 سے بیس تیس سال پہلے مرکز کی طرف سے ایک چٹھی ملی کہ ہم نے جنگلات پر پابندی لگائی ہے، ایسی چیز جو کہ صوبائی حکومت کے اختیارات کے اندر ہو، وہ ابھی تک پابند ہے، جو مارکنگ ورکنگ پلان کے مطابق کرتے ہیں، جتنے ہمارے جنگلات ہیں، ان میں کام نہیں ہو رہا ہے، پابندی ہے، اس کے بدلے میں ہمارے جنگلات میں ناجائز قسم کی کٹائی مسلسل ہو رہی ہے، لاکھوں فٹ لکڑی کٹ رہی ہے، اسکی اجازت ہماری صوبائی حکومت دے رہی ہے جو کہ انکے اختیارات میں ہے، صوبائی حکومت کے اختیارات میں ہے کہ صحیح طرح سے کام کریں، پوچھتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: مولوی عبیداللہ صاحب، یہ Written جواب پر اتنی لمبی ڈسکشن نہیں ہوتی، سپلیمنٹری کوئسچن شارٹ شارٹ کیا کریں۔ آپ ان سے پوچھیں۔۔۔۔۔

مولوی عبیداللہ: ایسے جوابات دے رہے ہیں کہ وہ Confused ہیں، وہ مجمل ہیں، ہم سمجھتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، وزیر صاحب وضاحت کریں گے آپ کو۔ اگر آپ پھر بھی مطمئن نہیں ہوئے تو پھر بات کریں گے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ شاہ حسین صاحب۔

مولوی عبیداللہ: مجھے تو مطمئن کریں، جناب۔ مجھے مطمئن کریں کہ صوبائی حکومت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو مطمئن کریں گے، منسٹر صاحب اٹھیں گے۔ شاہ حسین صاحب آپ کا کیا ہے؟ ضمنی کوئسچن، خالی ضمنی کوئسچن، نو لمبی ڈسکشن۔

جناب شاہ حسین خان: زما ضمنی سوال په دیکښې دا دے جی چه په بټګرام کښې او په الائی کښې زلزله شوے وه جی، نو هغے سره چه کوم مکانات او سرکاری عمارتونه تباه شوی وو، د هغے سره سره لینډ سلائیډنګ د وجه نه اونے هم ارتاؤ شوے دی، هغه اونو کښې زما د اندازے مطابق پندره بیس لاکه فټ لرګے په مختلفو ځنګلونو کښې پروت دے جی، هغه لرګے چه دے، هغه دغسے بوسیده کیږی، خرابیږی۔ د حکومت هم نقصان دے او د مالکانو هم نقصان دے۔ د دوئ پالیسی دا ده چه په کوم کمپارټ کښې مارکنګ اوشی نو هغوی بیا دوئ لس کاله هغه کمپارټ کښې مارکنګ نه کوی نو د دے خو مثال داسے شو لکه شل مړی اوګورو او مونږه وایو چه مونږه به روزانه یو مړے سپارو، نو دا باقیمانده نور لس مړی به بیا سخا کیږی۔ نو که دا کوم ځنګلات چه د زلزلے د وجه نه، د لینډ سلائیډنګ د وجه نه ارتاؤ شوی دی، هغه ځنګلاتو کښې د دوباره د مارکنګ اجازت ورکړی چه د حکومت نقصان هم او نه شی او د مالکانو نقصان هم او نه شی۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی آپکا بھی ہے کوئسچن؟ جی بسم اللہ۔

جناب عبدالستار خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس سوال کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ستار خان صاحب کا مائیک ذرا آن کریں۔

جناب عبدالستار خان: مختصر اًدو ایریاز پر سر، ایک جو لیگل ہمارے کوہستان میں جنگلات کی کٹائی پر ایک طریقہ کار تھا، اس کی بندش ہے 1992 سے، اس میں حکومت وقت کا کوئی ایسا پروگرام ہے جو مرکز کے ساتھ، اگر انکا سبجیکٹ ہے، تو انکے ساتھ Tackle کرنے کا، یا اگر صوبائی گورنمنٹ کا Subject سبجیکٹ ہے تو وہ خود اس پر کوئی ارادہ رکھتی ہے؟ ایک اس میں قوم بھی یہ چاہتی ہے اور ہم بھی یہ چاہتے ہیں اور یہ بات کلیئر ہونی چاہیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو دوسرا ہمارے ضلع کوہستان میں ہے، بارہ سے لیکر بیس لاکھ فٹ مکسر فٹ مال جو پڑا ہوا ہے دس سالوں سے، وہ ضائع ہو رہا ہے، اس

میں قوم کا بھی نقصان ہے اوراس میں گورنمنٹ کا بھی نقصان ہے اوراس میں ناجائز طریقے سے جو لوگ ہیں، وہ بھرپور فائدہ اٹھارہے ہیں تواس میں ایک پالیسی کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ستار خان صاحب! یہ دس سال سے پڑا ہے؟

<u>جناب عبدالستار خان</u>: جی ٹمبر کٹ پالیسی کا، اس مال کو نکالنے کا حکومت کا کوئی پلان ہے تو وہ بھی ہمیں بتایا جائے تاکہ ہم قوم کو جواب دیں۔ تھینک یو، سر۔ یہ بہت اہم سوال ہے گورنمنٹ کے لحاظ سے اور مالکان کے لحاظ سے اور ہمارے لحاظ سے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you.

<u>جناب بادشاہ صالح</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بادشاہ صالح صاحب، آپ کا کیا ضمنی کوئسچن ہے؟ Only ضمنی کوئسچن، بس۔

<u>جناب بادشاہ صالح</u>: شارټ کوئسچن دے جی۔ تاسو چه دا کوم جوابونه ورکړے دی، لکه سوله ارب روپۍ سالانه د کوهستان نه دی، تقریباً یو، یو نیم کهرب زمونګ د دیر نه دی، د سوات نه دی نو څنګه چه په تمباکو باندے پانچ فیصد هغه حلقے ته ملاویږی د ټیکس نه، نو په دے کهربونو روپو کښے آیا دا حکومت به پکښے زمونږه حلقو له څه حصه راکوی که نه راکوی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی، جی، محمود عالم صاحب۔ یہ تو بڑا Interesting Question آیا ہے، سب اٹھ رہے ہیں۔ آپ اس پر۔۔۔۔۔

<u>جناب محمود عالم</u>: یہ ضمنی کوئسچن ہے، یہ عبدالستار صاحب نے کہا کہ وہاں تقریباً دس سال سے جو مال پڑا ہوا ہے، حقیقت میں وہاں پر اس مال کا نقصان ہو رہا ہے، گورنمنٹ کا بھی نقصان ہے اور عوام کا بھی نقصان ہے اور اربوں کا نقصان ہے تو اس لکڑی کو فوری نکالا جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ عبیداللہ صاحب نے کہا کہ اتنا پیسہ، جب ڈسٹرکٹ صوبائی گورنمنٹ کو فائدہ دے رہا ہے تو میرے خیال میں صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے ابھی ہمیں ایسا کوئی صلہ نہیں ملا ہے اور ہمیں ابھی تک صوبائی گورنمنٹ نے کیا دیا ہے؟ اس بارے میں آپ لوگوں کو سوچنا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کا بھی؟ تاج محمد خان صاحب کا ضمنی کوئسچن جی، Only ضمنی کوئسچن۔

<u>جناب تاج محمد خان ترند</u>: جناب سپیکر! زما په دیکښے ضمنی سوال دا دے جی چه چونکه جنګلات چه کوم دی، دا صوبائی سبجیکټ دے او په صوبه سرحد کښے

په جنګلاتو باندے پابندی مرکزی حکومت لګولے ده نو صوبائی حکومت دا پابندی ولے نه لرے کوی جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی منسٹر صاحب، کوئسچن تو بہت زیادہ آ گئے۔

<u>وزیر ماحولیات:</u> جناب سپیکر صاحب، شاه حسین صاحب یو کوئسچن راوړے دے، زلزلے کښے دا کومے ونے چه لوئیدلے دی نو د هغے زمونږه سره ټوټل داسے څه ریکارډ نشته دے خو دا طریقه کار دے زمونږه چه کوم ورکنګ پلان، کار چه د کوم کمپارټ وی، په هغے کښے مارکنګ اوشی نو په هغے بیا لس کاله مونږه مارکنګ نه کوؤ ځکه په هغے هغه کمے چه بیا پوره شی، کومے ونے چه د کټائی د پاره قابل شی نو د هغے د پاره بیا یو کار، خو دا یو ایمرجنسی خبر دے نو د دے د پاره پالیسی به جوړ ول غواړی۔ دا پکار ده چه مونږه، صوبائی حکومت د هغے د پاره څه پالیسی وضع کړو۔ که کیبنټ د هغے د پاره څه پالیسی وضع کړه نو بیا مونږه د هغے تابع یو، د هغے مطابق مونږه هغه شان کار اوکړو۔ دوئمه خبره چه کوی، هغه د Illicit timber یے اوکړه، عبدالستار خان هم اوکړه، محمود عالم هم اوکړه جی، هغه داسے ده جی چه هغے د پاره زمونږه کابینه چه ده، هغے یو سب کمیټی جوړه کړے ده چه د هغے چئیرمینان چه دی، یو زمونږه سینیئر منسټر صاحب رحیم داد خان دے او یو بشیر بلور صاحب دے، باقی ورسره د هزارے او زمونږه د ملاکنډ ډویژن کوم منسټرز چه دی، هغه ورسره د هغے کمیټۍ ممبران دی۔ هغوی خپل هوم ورک کړے دے او زما خیال دے دا راتلونکے کوم کیبنټ میټنګ چه دے، هغے کښے به خپل رپورټ پیش کړی او انشاء اللّٰه تعالیٰ د هغے مطابق هغه مسئله به په هغه بنیاد باندے حل شی۔ دریمه خبره چه دے تاج محمد خان اوکړه د صوبائی، نو دا حقیقت دے چه دا فارسټ چه دے، هغه پراونشل سبجیکټ دے خو په دے باندے فیډرل ګورنمنټ یو Ban لګولے دے او د هغے ډیر وخت اوشو، زما خیال دے په کوم وخت کښے چه معین قریشی د دے ملک وزیراعظم وو، دا د هغه وخت خبره ده چه هغه وخت نه دا Ban رارواں دے، د هغے د پاره زمونږه ډیپارټمنټ خپل پیپر ورک کوی چه په څه نه څه طریقه باندے مونږه دا Ban چه دے، دا اوچت اوکړو او د دے Scientific management خبره چه مونږه کوؤ چه Scientific management

مونږه اوکړو او دا خپل فارسټ چه دے، هغه مونږه په دا سے طریقه باندے د کټائی اجازت ورکړو چه د هغے Regeneration هم اوشی او د هغے سره سره د خلقو دا کومه بنیادی مسئله چه ده، هغه هم حل شی خو د هغے باوجود صوبائی گورنمنټ په Windfall باندے پابندی اوچته کړے ده او د کوهستان د فارسټ اونرز ته یوه موقعه ورکړے ده چه کم ازکم د دوئ په هغه مشکل کښے کمے راشی، نو صوبائی حکومت د دے نه غافله نه دے او په دے باندے پوهیږی چه د دے خلقو ته کوم کوم مشکلات دی، هغه مشکلات به صوبائی حکومت انشاء الله حل کوی، په هغے سنجیده دے۔ دا حکومت چه راغلے دے، دا د دے قوم، د دے خلقو حکومت دے، د دوئ په ووټ باندے راغلے دے نو کم از کم چه کوم ځائے هم دوئ ته مشکل وی نو د صوبائی حکومت به اولنئ ترجیح دا وی چه د دے خلقو هغه مشکلات مونږه ختم کړو۔ زهٔ راځم د مولانا عبیدالله صاحب کوئسچن ته چه هغوی دغه کړے دے۔ حقیقت دا دے چه کومه خبره دوئ کوی، په 1996 کښے دا پراجیکټ شروع شوے دے او په 2006 کښے چه ختم شوے دے۔ تقریباً دس ملین د هغے کاسټ وو او هغه پراجیکټ مکمل شوے دے۔ 'فارسټ کنزرویشن اینډ ډیویلپمنټ' چه دے، په هغے باندے کار روان دے، هغه Collaboration د ډیپارټمنټ د زمونږه سره د هغے او دے Foreign funded روان دے چه هغه یو Independent scheme دے د کوهستان د پاره۔ دوئم کوهستان ایریا ډیویلپمنټ پراجیکټ دے، په هغے کښے هم زمونږه د فارسټ ډیپارټمنټ ډیره لږه حصه ده، باقی چه ده نو دا د Foreign funded ده۔ دریم چه سبنکال د دوئ د پاره چه کوم پراجیکټ شروع دے د کوهستان د پاره، هغه Rehabilitation of Forests دے جی چه د هغے د پاره په دے بجټ کښے زمونږه د 2008-09 وو، 2007-08، پچیس ملین د هغے د پاره پیسے مقرر شوی دی۔ باقی چه دوئ څه وائی، حقیقت دا دے چه فارسټ د دوئ دے، په اربونو روپئ د هغے آمدن دے، نو پکار دی چه صوبائی حکومت د دوئ د ترقئ د پاره، د هغوی Uplift د پاره دا سے پراجیکټس ورکړی چه د دے خلقو ژوند په هغے باندے ښه شی، زهٔ د دے سپورټ کومه انشاء الله۔

<u>مولوی عبیدالله:</u> جناب سپیکر صاحب، یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: مولوی عبید اللہ صاحب، آپکی تسلی نہیں ہوئی؟اتنا اچھا جواب دے دیا وزیر صاحب نے۔

مولوی عبید اللہ: تسلی تب ہوگی، کہ جب بات حل ہوگی تو پھر تسلی ہو جائے گی، اب بات حل نہیں ہوئی ہے، اجمالی رہ گئی ہے۔ بات یہ ہے کہ صوبائی حکومت کے اختیارات میں جنگلات کو واگزار کرنا، واگزار کو بند کرنا، آمدن لینا یا نہ لینا، یہ سارے اختیارات صوبائی حکومت کے اندر ہیں جبکہ ہمارے جنگلات خراب ہو رہے ہیں، ہمارے جنگلات میں ناجائز کٹائی ہو رہی ہے، اس کٹائی کو ختم کرنے کیلئے واگزار کیا جائے تو اس میں کونسا حرج ہے، کونسی رکاوٹ ہے؟ واگزار یہ کیوں نہیں کیا جارہا ہے، صوبائی سبجیکٹ ہے، فارسٹ جو ہے، صوبائی سبجیکٹ ہے، جس طرح پولیس محکمہ ہے، جس طرح زراعت ہمارا صوبائی محکمہ ہے، اسی طرح جنگلات بھی صوبائی محکمہ ہے، اب گندم کو کاٹنا، گندم کو بونا اور گندم کا تصرف کرنا، یہ ہمارا اپنا صوبائی محکمہ ہے تو اسی طرح ہمارے جنگلات بھی ہمارے فارسٹ ہیں، اس جائز کام کو بند کر دیتے ہیں اور ناجائز کام کو واگزار کر لیتے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جائز کام واگزار کریں اور ناجائز کام کو بند کریں۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی منسٹر صاحب، واجد علی خان صاحب۔

وزیر ماحولیات: په Last session کښې تاسو اجازت ورکړے وو چه په دیکښې یو ریزولیوشن رااوړئ، هغه ریزولیوشن په Last session کښې شوے وو، هغه آخیرنئ ورځے وے او بیا پیش نه شو نو دوئ له اجازت ورکړئ چه دوئ یو ریزولیوشن خپل رااوړی چه فارسټ چه کوم ګرین، ځنګه چه د دوئ مطالبه ده چه هغه د خپل ریزولیوشن کښے رااوړی چه صوبائی حکومت د مرکزی حکومت ته سفارش اوکړی چه د دے نه پابندی اوچته کړی جی۔

جناب سپیکر: یہ Next day ریزولیوشنز کیلئے آرہا ہے تو آپ اس میں اپنا وہ کریں نا-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: یہ انکو کوئی Technical hitch ہوگا، جو منسٹر صاحب بتا رہے ہیں-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: ہاں آپ بیٹھ جائیں، انکے ساتھ بیٹھ جائیں، ایک Joint strategy بنا دیں۔ عدنان وزیر صاحب ہیں؟ -----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: جی کوئسچن باندے یو منسٹر صاحب هم دومره Explanation درکولے شی۔ تاسو که دوئ سره Detail میټنګ کوئ، دوئ او ډیپارټمنټ به درسره کېښیني او هغلته کښې به ئے پورا ډیټیل میټنګ اوکړی۔

جناب شاہ حسین خان: سر، کمیټئ ته ئے اولیږئ۔

مولوی عبید اللہ: سر، مونږه وایو حکومت د زمونږه تسلی اوکړی۔

جناب سپیکر: ستاسو فارسټ سټینډنګ کمیټی نشته دے؟ د سټینډنګ کمیټئ چیئرمین څوک دے؟

جناب فضل اللہ: سر، زهٔ یمه۔

جناب سپیکر: فضل الله، دا خو ستا کمزوری ده۔

جناب فضل اللہ: سر، که کمیټئ ته راشی، بحث به پرے اوشی۔

جناب سپیکر: په دے باندے فوری تهٔ د خپلے کمیټئ میټنګ رااوغواړه او دا ستاسو منسټر صاحب به هم درسره ناست وی، په هغے کښے دا Thrash out کړئ جی۔ عدنان وزیر صاحب ہیں کہ نہیں؟

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر! زهٔ خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: اودریږه درکوم جی، هغے له ټائم درکوم۔ ملک قاسم صاحب، دا تاسو بیا څه وایئ، دا خو تاسو مخکښے هم کړے وو کنه۔ جی ملک قاسم خان صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، یوه ډیره اهم خبره ده جی۔

Mr. Speaker: Item No. 7, Malik Qasim Khan to please move his 'Call Attention Notice' No. 157-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! آپ نے ہمیں ٹائم نہیں دیا کہ میاں صاحب کے خلاف ایکشن کیا گیا ہے، اس پر ہم قرارداد لا سکیں۔ ہمیں ٹائم نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: دے رہا ہوں، دے رہا ہوں۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میاں صاحب کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے، ہمارے قائد کے ساتھ-----

توجہ دلاؤنوٹس ہا

ملک قاسم خان خٹک: ضلع کرک میں نرپ فنڈ سے ہونے والے ترقیاتی منصوبوں میں جو گھپلے ہوئے ہیں، انکی تصدیق نہ کرنے اور ناجائز اور غلط بلوں پر دستخط نہ کرنے کی پاداش میں حال ہی میں محمد صادق، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ آفیسر واٹر سپلائی اینڈ سینی ٹیشن، سب ڈویژن تخت نصرتی، ضلع کرک کا تبادلہ کوئی وجہ بتائے بغیر کر دیا گیا حالانکہ موصوف کا تبادلہ ابھی ابھی تین چار مہینے پہلے اسی پوسٹ پر ہوا تھا، جس سے کرپٹ لوگوں کی زبردست ہمت افزائی ہوئی ہے اور دیانتدار، فرض شناس اہلکاروں میں مایوسی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ جناب سپیکر، ایوان کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب والا! ریکویسټ مو دا وو چه دے نه مخکښے د محمد علی خان صاحب دغسے یوه مسئله وه او په دے هاؤس کښے جناب میاں افتخار صاحب اپوزیشن ته باقاعده یقین دهانی ورکړے وه چه د دے د پاره به یوه کمیټی جوړیږی۔ اوس دا نمونه، ګوره چه یو سړے ، یو قابل سړے اوس د دغه په ځائے باندے ګوره جی پرون، زما حلقه بالکل شاملات جوړه شوے ده چه د چا څه خوښه وی، هغه پکښے کوی، زهٔ دا ریکویسټ کومه چه سپیشل کمیټئ د ورته جوړه شی او دا د کمیټئ ته حواله شی، باقاعده چه ټائم سره دا زمونږه مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، منسٹر لاء، پلیز۔

جناب ارشد عبداللہ (وزیر قانون): په دے باندے جی پرون ملک صاحب سره خبره زمونږه شوے وه۔ ما ته خو دوئ دا Impression راکړو چه یره زهٔ دا نه پریس کول غواړمه۔ پرون څه خبره شوے وه خو بهرحال Administrative reason د پاره جی دا تبادله شوے ده او پرابلمز دلته کښے دا وو چه کارونه ټهیکیدارانو کړی دی او د یو ټهیکیدار بل هم نه پاس کیدو نو مسئله به یو ټهیکه کښے وی، په دوو کښے به وی، په دریو کښے به وی، په څلورو کښے به وی خو بیخی کار جام وو او محکمه بالکل ولاړه وه، چلیده نه، نو دغه Administrative problems create شوی وو د یو افسر د لاسه نو هغه نارمل روټین کښے ئے بدل کړے دے۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږه وایو جناب سپیکر صاحب، چه دا بنه نه دی شوے۔

وزیر قانون: ما خوپرون دوئ سره څه خبره کړے وه، دوئ وئیل چه زۀ به ئے نه پریس کومه خو بهرحال د دوئ خپله خوښه ده۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، زمونږه دا مطلب دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطمئن ہو گئے کہ نہیں؟

جناب شاہ حسین خان: دا مطمئن کول گران دی جی۔

ملک قاسم خان خٹک: مونږه ټول دا وایو چه هلته کښے بالکل یعنی ډبل ورک آرډر رے شوے دی، تۀ به حیران شے، یو لوټ مار لګیا دے، اوګورئ پرون او دا بل پرون دا ځائے خالی وو او بل سړی د پاره ئے دغه چارج ورکړو چه دا بلونه پاس کړه، دومره یو ناجائز کار شوے دے۔ جناب والا، آخر دومره ظلم کیږی، زۀ ایم پی اے یم، اوس بیا یو بل ایس ډی او هلته کښے لاړ دے، هغه زمونږه د پوښتنے نه بغیر شوے دے۔ که دغه حال وی چه زمونږه په Integrity کښے دومره Victimization کیږی او دومره وایم چه سپیشل کمیټی غواړم کنی مونږه ته د اسمبلئ د Assurance ضرورت نشته او د کمیټئ ممبران به جی زۀ درکوم۔ مخکښے جاوید ترکئ چه څه وئیلی وو، هغوی سره دغسے شوی دی او مونږه سره دا ظلم کیږی زما په حلقه کښے، بالکل یو شاملات لګیا دی هلته کښے د چا چه څه خوښه وی، ورته ئے راستوی او لوټ مار لګیا دے او زۀ د دے د پاره سر، سپیشل کمیټی غواړم چه پته اولګی چه چا څه کړی دی؟

جناب سپیکر: منسٹر لاء، پلیز۔

وزیر قانون: خنګه چه دوئ ګزارش اوکړو، داسے وه چه دا افسر صاحب چه کوم وو چه د ټولو ټهیکیدارانو مکمل بلونه ئے بند کړی وو، مکمل، کار بالکل ټپ ولاړ وو او Administrative problems cerate شوی وو، شکایات ئے راغلل نو هغه چه کله شکایت د یو افسر خلاف۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: جواب خو د واوری۔۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: نو سپیشل کمیټئ ته د اولیږی۔۔۔۔

جناب سپیکر: او د ریږئ چه منسټر صاحب جواب د رکړی نو بیا به تا سو۔۔۔۔

وزیر قانون: هیڅ بے هیڅه، څه سیاسی، Political victimization څه خبره نشته دے سر، Administrative reason وو د دے کس خلاف، ډیر زیات شکایات راغلل نو د هغه شکایاتو په سلسله کښے ئے دے بدل کړے دے، باقی Political victimization دوئ به پروف کوی۔ د دے خو څه Political back ground نشته دے، دا خو دوئ ډیر غلط Allegations لګولی دی۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: په کال اټنشن باندے ډیبیټ نه شی کیدے خو اودریږه چه د دوئ تسلی، ستاسو تسلی اوشوه د دے جواب سره؟

ملک قاسم خان خٹک: نه مو شته تسلی، بالکل کمیټی غواړم او باقاعده ئے غواړم چه د حق پته اولګی جی۔ چه دا پته اولګی چه د چا سره زیاتے شوے دے؟ دا بالکل غلطه ده، دا په دے هاؤس زمونږه ناسته چه کومه ده، د دے هیڅ ضرورت نشته۔ زۀ کمیټی غواړم او باقاعده ئے غواړم چه دا پته اولګی چه دا Victimization کیږی او که نه کیږی؟

جناب شاہ حسین خان: یوه سپیشل کمیټی ورله جوړه کړئ، څو کسان د اپوزیشن نه او څو د حکومت نه، دا کمیټی ورله اوس جوړه کړئ۔

ملک قاسم خان خٹک: او دا په دے هاؤس کښے وعده شوے وه، میاں افتخار صاحب دا وعده کړے وه باقاعده، مونږ پرے۔۔۔۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اودریږه، مختار خان هم به څه وائی خو ډیبیټ۔۔۔۔

جناب مختیار علی: جناب سپیکر صاحب، د ملک صاحب دا استحقاق هم ډیر نازک دے، دے جی ډیر په معمولی معمولی خبرو باندے مجروح کیږی، د افسر نه دے خفه دے، د بابو نه دے خفه دے۔۔۔۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب، دا ټرانسفر د کینسل شی، دا دومره ډیره غټه خبره نه ده بس۔

ملک قاسم خان خٹک: دا جی گورہ بالکل زیاتے دے او دا مختیار خان ایڈوائیزر دے ، بار بار ٹیلیفون ، دا حال دے ، زما پہ حلقه کبنے آیا دا ایڈوائیزر دا لیږی؟ دا خو چه پہ کاغذ باندے دستخط اوکړی ، وائی چه د ایڈوائیزر نامه به وی ، دے لګیا دے ، دا بالکل جی مونږ سره زیاتے دے-----

(قطع کلامی / شور)

میاں نثار گل (وزیر جیل خانہ جات): جناب سپیکر صاحب--

جناب سپیکر: تاسو که څه بنه جواب ورکولے شئ۔

ملک قاسم خان خٹک: دا زما د حلقے خبره ده جی او د دهٔ خپله حلقه ده۔ دا زما تخت نصرتی سب ډویژن دے ، د دهٔ خپله حلقه ده، زما خپله حلقه ده، د دهٔ د دے سره هیڅ کار نشته دے۔

جناب سپیکر: د هغه سره به هم زیاتے کیږی نه؟

ملک قاسم خان خٹک: د دهٔ سره زیاتے نه کیږی، د دهٔ رائے پکبنے شامله ده۔

وزیر جیل خانہ جات: سپیکر صاحب، دهٔ له لږ غوندے پارلیمانی لهجه پکار ده په اسمبلئ فلور باندے۔ وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں، ذرا ان کو میں کہنا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی الفاظ سے ایک دوسرے کو جواب دیا جائے، آپ بھی حق رکھتے ہیں، میں بھی حق رکھتا ہوں، پی ایف 40 اور 41 دو حلقے ہیں کرک کے۔ جناب سپیکر-----

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر جیل خانہ جات: میرا اگر جواب سن لیں تو-----

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: جی آپ بیٹھ جائیں۔ سب بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Call Attention Notice No. 157, moved by the Honourable Member may be referred to the concerned Committee?

Malik Qusim Khan Kattak: Yes.

(Laughter)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Voices: Yes.
Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No'.
Voices: No.

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Those who are in favour of it may stand up. Those who are in favour of it may stand up before their seats. (Count down)

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Now…….

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Now…….

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: ته ترے اخوا شه۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: نہیں، ذرا سیریس ہو جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں ملک صاحب۔ ملک صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، عزت سے بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ سب بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Now those who are against it may stand up before their seats. (Count down).

(اس موقع پر گنتی کی گئی)

ملک قاسم خان خٹک: دا جی نه منو۔

جناب سپیکر: ته لږ کښنیو نه کنه۔

(قطع کلامیاں / شور)

(اس مرحلہ پر معزز اراکین جناب شاہ حسین اور ملک قاسم خان خٹک ایوان کے فرش پر احتجاجاً بیٹھ گئے)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ خیر ہے نا، بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion is defeated by 60 to 20 votes.

(شور)

جناب سپیکر: اس وقت آپ بیٹھیں، آرام سے بیٹھیں۔ ہاؤس کا ایک طریقہ ہے، ذرا عزت سے اس کو چلنے دیں۔ اگر آپ اپنے مسائل حل کرنا چاہتے ہیں تو یہ طریقہ تو نہیں ہے۔ یہ معزز ہاؤس ہے، آپ کا اپنا ادارہ ہے، اس کی عزت اور احترام بڑھائیں۔ آپ اس کو خواہ مخواہ مچھلی بازار بنانا چاہ رہے ہیں، آپ کے میڈیا والے دوست بیٹھے ہیں، کل کیا لکھیں گے یہ؟

ملک قاسم خان خٹک: زۂ دا غواړم چه د دے انکوائری او شی۔

جناب سپیکر: مجھے پڑھنے دو نا، میں پھر بھی حکومت سے، حکومتی بنچز سے ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ نے ان کو ساتھ لیکر چلانا ہے، آپ مہربانی کر کے ان کے ساتھ تعاون کریں۔ ملک قاسم خان صاحب، ستا بل دغه راغے۔

ملک قاسم خان خٹک: ما دا نه وئیل جی دا کمیټئ ته واستوئ؟

جناب سپیکر: کمیټئ ته خو لا نه ړو کنه۔

(قطع کلامیاں / شور)

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan, Mr. Khushdil Khan Advocate to please move his Call Attention Notice No. 161.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ 17 فروری کو موضع بازید خیل میں ہونے والے بم دھماکے میں ایک ہی گھر کے چار بچے شدید زخمی ہوئے۔۔۔۔۔

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: انور خان صاحب، آپ صبر کریں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ان میں دو بچے ہلاک ہوئے لیکن صوبائی حکومت کی جانب سے مذکورہ خاندان کے ساتھ کوئی مالی امداد نہیں کی گئی، لہذا حکومت جلد از جلد غم زدہ خاندان کے ساتھ مالی امداد کرے۔ جناب سپیکر صاحب! یہ بہت ضروری ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے بعد۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، دا په 17 فروری باندے په موضع بازید خیلو باندے-----

(شور)

(ایوان میں مسلم لیگ (ن) کے ممبران کی جانب سے پی سی او ججز کے خلاف، نواز شریف کے حق میں اور 'گو زرداری گو' کے نعرے)

جناب سپیکر: کبنیننئی، کبنیننئی۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک بندہ، ایک بندہ، ایک بندہ، ایک بندہ۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کا ہے۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ تاسو کبنیننئی، خوشدل خان صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: وہ ان کی مرضی ہے، اگر نہیں Attend کرنا چاہتے، ان کی مرضی ہے۔ اگر ان کے کام کی بات ہے تو میں ان کو ٹائم دے رہا ہوں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیے ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ آپ پانچ بندے خواہ مخواہ کھڑے ہو کر پورے ہاؤس کو سبوتاژ کر رہے ہیں، ذرا ہائی جیک نہ کریں، آرام سے بیٹھیں، آپ کو ٹائم دے رہا ہوں۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں نے بتادیاٹائم دے رہاہوں۔ یہ شرافت نہیں ہے، آپ بیٹھ جائیں جی۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: آپ بھی بیٹھ جائیں۔آپ بھی بیٹھ جائیں۔ Khushdil Khan Sahib, move your call attention.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتاہوں اور وہ یہ کہ 17 فروری کو موضع بازید خیل میں ہونے والے بم دھماکے میں ایک ہی خاندان کے چار بچے شدید زخمی ہوئے جن میں دو بچے اللہ کو پیارے ہو گئے، ابھی تک صوبائی حکومت کی جانب سے مذکورہ خاندان کے ساتھ کوئی مالی امداد نہیں کی گئی، لہذا حکومت جلد از جلد غم زدہ خاندان کے ساتھ مالی امداد کرے۔

جناب عالی، 17 فروری باندے ټولے دنیا ته پته ده، دا اخبار کښے راغلے دی چه د یو سړی، د یو خاندان ځلور بچی لګیدلی دی، دوه بچی وفات شوی دی او دوه اوس هم زخمیان دی او دهٔ دا Statement ورکړے دے چه "والد زخمی بچوں کے علاج کیلئے دردر کی ٹھوکریں کھارہاہے، تاحال صوبائی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی امداد نہیں مل سکی"، لہذا زما صوبائی حکومت ته دا خواست دے چه په داسے حالاتو کښے د Code of formalities نه پورا کوی ځکه چه یو غریب سړے دے، د هغه بچے په هسپتال کښے پروت دے او هغه سره پیسے نه وی، ټهیک ده که هغه ته ګورنمنټ Provide کوی، Treatment خو هغسے نه Provide کوی چه کوم زمونږه پرائیویټ کلنک کښے وی نو زهٔ دا خواست کوم ستاسو په وساطت باندے چه دے باندے فوراً ایکشن واخلی او دوئ له چه پیسے ورکړی۔

جناب سپیکر: دا اوس چه بازید خیلو کښے بم بلاسټ شوے وو؟

جناب اسراراللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، ڈی آئی خان میں بھی بم بلاسٹ ہوئے ہیں، وہاں بھی صوبائی حکومت نے کوئی امداد نہیں دی لیکن سر، یہ کوئی بات نہیں؟ جی یہ ڈی آئی خان کے جو غمزدہ گھر ہیں توان کو بھی امداد نہیں ملی تو یہ مہربانی کر کے صوبائی حکومت اس کو Expedite کرے اور ان کو امداد دی جائے، سر۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔

جناب محمد انور خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ کا بھی یہی بم؟ څه (میاں صاحب) او د ریږه یو منټ جی۔

جناب محمد انور خان: جی بالکل، سر۔ سر زما په حلقه پی ایف 91 کښې په پولیس وین باندې حمله شوې وه، په هغې کښې د سکول ماشومانې جینکئ، د هغوی چهټی شوې وه، سکول نه روانې وې چه د بدقسمتئ نه هغه ماشومانې بچئ زخمی شوې دی، په دیکښې څه وفات شوې دی، هغوی ته هم تر اوسه پیسې ملاو نه شوې۔ چیف منسټر صاحب په هغه ورځ دلته په فلور باندې موجود هم وو، مونږ ورسره دا خبره کړې وه۔ یو عرض مو هم کړې وو، هغوی وئیل چه یو پندره ورځې په دې کښې ټائم شته خو په هغې کښې به دا کوؤ چه زر تر زره، بشیر بلور صاحب هم مونږ سره دا وعده کړې وه، شپږ میاشتې اوشوې جی، د ډوډبا په مقام باندې په چوکیاتنړ کښې په پولیس وین باندې چه کومه حمله شوې وه، په هغې کښې د سکول ماشومانې تیرې دې، هغه وفات شوې دی، په شپږو میاشتو کښې، تر اوسه معاوضه ملاو نه شوه۔ دوئ مونږ سره دا خبره کړې وه چه متعلقه ایم پی اے ته به د هغوی چیکونه ځی او په خپله به ځی او هغه به ورته حواله کوی او دا به Maximum په میاشت کښې وی جی۔ شپږ میاشتې اوشوې جی خو ته تر اوسه پورې دغه نه دی ملاؤ شوی، زما دا عرض وو جی چه دا پیسې په وخت ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی دا دیر کښې شوې وه؟

(قطع کلامیاں / شور)

میجر (ر) لطیف اللہ خان علیزئی: جناب سپیکر۔

سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی ایک بندہ بولے، ایک بندہ۔ علیزئی صاحب، پہلے آپ بولیں، پھر آپ بولیں۔ جی آپ کا بھی یہی بلاسٹ والا معاملا ہے؟ اس میں چیف منسٹر صاحب خود دلچسپی لے رہے ہیں۔

میجر (ر)لطیف اللہ خان علیزئی: سر، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ پچھلے پانچ چھ مہینوں میں کوئی چار بم بلاسٹ ہو چکے ہیں اور ٹارگٹ کلنگ بھی ہو چکی ہے اور املاک کو بھی بہت زیادہ نقصان ہوا ہے اور بار ہا ہم نے ان کو بتایا ہے، ریکویسٹ کی ہے اور وہاں سے لسٹیں بنا کر ہم نے بھیجی ہیں، زخمیوں کی بھی اور جو شہید ہوئے ہیں، ان کی بھی جی اور اب تک سوائے ایک بم بلاسٹ والے کے جو شہید ہوئے تھے، ان کے بغیر ابھی تک کوئی کسی قسم کی Compensation نہیں دی گئی۔ میں صوبائی حکومت سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مہربانی کر کے اس کو Expedite کیا جائے جی۔

جناب سپیکر: جی مرید کاظم صاحب، یہی ہے آپ کا بھی ؟

وزیر مال: جناب سپیکر صاحب، ڈی آئی خان میں بم بلاسٹ میں ابھی تک صرف شہیدوں کو امداد ملی ہے لیکن زخمیوں میں سے کسی کو نہیں دی گئی جی۔ اب یہ دوسرا واقعہ ہے، ان کیلئے بھی ہم یہ ریکویسٹ کریں گے، لسٹیں ہمارے پاس موجود پڑی ہوئی ہیں جی، ان کو بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: ان کو بھی نہیں دیا؟ جی سلیم خان، آپ کا کیا مسئلہ ہے، یہی ہے ؟

جناب سلیم خان (وزیر برائے بہبود آبادی): سر، میرے حلقے چترال میں برف کے گلیشئر گرنے سے ایک ہی خاندان کے چار افراد ہلاک ہو چکے ہیں، ان کی امداد کیلئے ابھی میں نے چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی ہے تو ان کو ابھی تک کوئی Compensation نہیں ملی ہے۔ میں اسی سے Related ریکویسٹ کر رہا ہوں، ان کو بھی Compensate کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب، پلیز۔

جناب سپیکر: دا ستا څه خیز دے۔

جناب محمد ظاہر شاہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دا هم بم والا ده، ظاهر شاه خان ؟

جناب محمد ظاہر شاہ: جناب سپیکر، زما په حلقه کښے چه کومه واقعه شوے وه، اول هغه پولیس والا ایف آئی آر نه درج کولو، بیا پکښے ما مداخلت کړے وو، هغوی هغه روز نامچه ئے دغه کړه او هغوی ته هم Compensation تر اوسه پورے ملاؤ نه شو جی۔

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات): زۀ جی ستاسو په وساطت د دے ټولو ملګرو د جذباتو، د احساساتو قدر کوم او یقیناً چه هغه خلقو ته تکلیف رسیدلے دے او د Compensation په حواله باندے چه کوم طریقه کار دے د هغوی، د لیټ کیدو په وجه باندے خلقو ته تکلیف دے، دوئ ته، دے ټول هاؤس ته زۀ دا خبره کول غواړم چه زمونږ د کیبنټ دا اوس اجلاس شوے دے، په هغے کښے دا Decision واغستے شو، دا شکایت په هغه ځائے کښے هم اوشو چه خلقو ته په وخت باندے چه پیسے نه رسی، وزیر اعلیٰ صاحب هدایات ورکړی دی چه په درے ورځو کښے به دننه دننه کمشنر خپل رپورټ راواستوی۔ پرابلم جی دلته دے چه دا ملګری ټول خبر وی، رپورټ هغه ځائے نه په راتلو کښے لیټ شی، په ظاهره خو دهماکه شوے وی خو د هغے رپورټ، بیا په هغے کښے یو ټیکنیکل فالټ دا دے چه د مائنر زخمیانو د پاره، چه معمولی زخمیان وی چه د هغے د پاره پیسے دی، نو د معمولی زخمی پته نه لګی، یو یو راځی چه هغلته ما مرهم پټئ کړے وه، بیا مے په هغه ځائے کښے کړے وه، بیا ئے ریکارډ نه وی۔ زۀ جی، که تاسو لږه توجه اوکړئ، دا وزیر صاحب هم که توجه جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک بہت اہم ایشو ہے، اس کو ذرا Seriously لیں۔ میاں صاحب، جی بتائیں جی۔

وزیر اطلاعات: نو په هغه ځائے کښے دا یو تجویز راغلو چه کم سے کم دا د معمولی زخمی خبره چه راځی نو د شهید او د زیات زخمی هغه خبره ورسره Delay شی، هغے کښے بیا تحقیقات کول وی د هر څه، نو دا خبره اوشوه چه دا مائنر زخمی چه پکښے نه وی نو ډیر په تیزئ سره به دا کار کیږی، نو هدایات ئے کړی دی چه درے ورځو کښے دننه دننه، چه په کوم ځائے کښے هم دا واقعات شوی دی، نو د دے ځائے هر یو ممبر تپوس کولے شی چه کمشنر رپورټ درے ورځو کښے راواستوی، په اووه ورځو کښے دننه دننه به صوبائی حکومت هغوی ته پیسے ورکوی، دا Decision دے او په دے باندے به مونږه عمل کوؤ۔ زۀ سپیکر صاحب، بخښنه غواړم د دے هاؤس نه چه پرون د عالمزیب په بابت کښے یو قرارداد پیش شوے دے، خو هغه دومره لویه قربانی د دے وخت په مناسبت سره ورکړے ده چه زمونږه په دے اسمبلئ کښے واحد هغه شخصیت د دغے ظلم ښکار شولو، یو منتخب ممبر په حیثیت د دهماکے چه ټارګټډ کلنګ ورته وائی،

پکار دا وه چه دے هاؤس ټولے خبرے پریښنے وے او یوه ورځ ئے د عالمزیب د پاره ورکړے وے ځکه چه سبا زمونږه هم نمبر راځي او د بل هم۔ هر سړی خپله خپله خبره رااوچته کړے ده، معمولی خبرو باندے غټے غټے خبرے دلته هموارے شی، یو قرارداد پیش شوے دے، زهٔ د هغے هم مشکور یمه چه ښه ده چه په دے خبره خو یاداشت شوے دے۔ د هغوی بچی به څه وائی، د هغوی هغه همدردان به څه وائی، هغه د انسانیت په ناطه باندے مین خلق به څه وائی چه دا په اسمبلئ کښے ناست خلق دی، دا د یو ملګری په بم والوتو دوی ته هډو پته او نه لګیده؟ نن پکار دا ده چه مونږه د هغه د پاره په خصوصی طور ماتم کړے وے، په هغه باندے مو ژړا کړے وے، فریاد مو کړے وے نو دلته خو صرف د قرارداد په بنیاد، نه زهٔ خو وایم پکار دا ده چه په هغه باندے پورا خبره اوشی او د هغه خدماتو ته خراج تحسین پیش کړے شی ځکه چه په کومه لاره هغه تلے دے، سبا زمونږه هم د دغے خبرے نمبر دے او عالمزیب په هغه خلقو کښے وو چه هغه په فرنټ لائن کښے نه وو، هغه د دغے پالیسو په بنیادی طور چرته وضاحت په دے لحاظ نه وو کړے، هغه یو معصوم، یو بے ګناه او ډیر پاک د دے ځائے یو ممبر وو چه هغه داسے د چا په سترګو کښے نه راتلو نو چه د هغه غوندے سړے ټارګټ کیږی، د دے مطلب دا دے چه دا نمبر ون دے، حلقه ایک نو دا د هغے خلقو اشاره وه چه دا به آخر ته رسووؤ۔ د ایک نه ئے شروع کوله، که بے ګناه وی او که معصوم وی، که هر څه وی، هغے نه شروع کوؤ نو هر سړے د خپل نمبر په بنیاد خبره اوکړی او خپل ایمان تیر کړی او ګرانو ملګرو، مونږ خو د دے مسئلے د حل د پاره هر یو قدم اوچتولو ته خپله غاړه ایښے ده او پرون چه په اخباراتو کښے چه کومه خبره راغلے وه، هغے سره یو خفګان ظاهر شوے وو چه زمونږه حکومت چه کومه هلته معاهده کړے ده نو هغے باندے صوفی محمد صاحب مطمئن نه دے نو خلق ډیر خفا وو، مونږ پرون د وزیر اعلیٰ صاحب په قیادت کښے لاړو، ټول خدشات مو ختم کړی دی، د سوات ملګری، ټول ایم پی اے ګان راسره وو او مونږ د دے ورځے د پاره په دے بنیاد خبره کوؤ چه مونږه د مرکزی حکومت هم په دیکښے مشکور یو، مونږه د ټولو سیاسی پارټو هم په دیکښے مشکور یو چه په دے اور مړ کیدو کښے هغوی زمونږ سره ملګرتیا کړے ده او مونږه د دے هاؤس

د دې ملګرو هم مشکور يو او ګرانو ملګرو، د دې اور د مړ کيدو د پاره مونږ چه کوم قدمونه اېږدو، پکار دا ده چه نن د هغې ورځې د پاره په ځان کښې اتفاق و اتحاد پيدا کړو۔ مونږ په ځان کښې د دې خبرې يو والې پيدا کړو چه عالمزيب د کومې ورځې د پاره قرباني ورکړې ده، دا ئې ستاسو او زمونږ د سر د بچ کيدو د پاره ورکړې ده۔ نن چه د هغه وينه توې شوې ده، دا ستاسو او زمونږ د بچ کيدو د پاره توې شوې ده، نن د جمهوريت بقاء د پاره د هغه وينه توې شوې ده، د انسانيت د بقاء د پاره د هغه وينه توې شوې ده۔ نن هغه د منتخب ممبر په حيثيت صرف د دې د پاره ټارګټ شو چه هغه د عوامو نمائنده وو، عوامو ورله ووټ ورکړې وو، نن د هغې ووټ توهين شوې دې، نن د عوامو د مينډيټ توهين شوې دې۔ نن زمونږه خپل يو ملګرې، زمونږ د زړه غوښې زمونږ نه جدا شوې دې۔ هر چا چه دا ظلم کړې دې، مونږ د هغې ظالمانو غندنه کوؤ۔ شکر دې عالمزيب د خدائے په داسې لاره باندې تلې دې چه د شهادت لاره ده، د قربانئ لاره ده، دغيرت لاره ده، د پښتو لاره ده۔ که د امن د پاره، د خاورې د پاره په دغه لار باندې تلل وی، مونږه هم د عالمزيب په لاره باندې تلو ته تيار يو، خپل سرونه قربانولو له ورکولو ته تيار يو۔ امن به راولو، خپله خاوره به محفوظ کوؤ، خپل بچي به محفوظ کوؤ، د دې د پاره چه هر يو قدم وی، هغه به اوچتوو۔ په دې الفاظو زۀ هغه ته خراج تحسين پيش کوم او که نورو ملګرو کښې هم داسې يو جذبه په زړه کښې وی، پکار دا ده چه دا هاؤس نن هغه ته خراج تحسين پيش کړی، د هغه بچو ته چه هغوی په ډير صبر و تحمل، د ډير ځوان بچي چه مور د هغه صدمه ليدلې ده، د هغه يو معذور بچې دې چه هغه ته ګورې، د سړی زړه درد کوی نو په دې بنياد په دې لړ کښې ډير شهيدان زمونږ شته، د سوات د ملګرو بے شماره شهيدان په دې لاره باندې تلی دی، مونږه د هغې ذکر که کوؤ، دلته ځو ځو ځله ذکر شوې دې، دلته د ايوب اشاړی صاحب وريرونه، دلته د واجد علی ورور، ورسره زمونږه د وقار وريرونه او ورور او داسې زما دې هاؤس کښې د ډيرو ملګرو د امن په خاطر سينې سورې شوې دی۔ اے ګرانو ملګرو، د دې خاورې د پاره چه دا زمونږه سينې سورې شوې دی، مونږ په دې ويريږو نه، مونږ د چا نه دباويږو نه، مونږ د مينې پيغام راوړې

دے ، مونږه۔ د صلحے پیغام راوړے دے ، مونږ د دے خاورے د پاره که د دشمن سره به بمونه خلاص شی، د دوئ گولئ به خلاصے شی خو د امن د خواخوږنکو سینے به خلاصے نه شی۔ مونږه د دغے وینو سره لوظ کوؤ، که زمونږ د سرونو نمبر راځی، مونږ د خپلو سرونو نه تیر یو خو د امن د لارے نه په شا کیږو نه، د مینے د لارے نه په شا کیږو نه، د تشدد په مخکښے به ولاړ یو، د ظلم په مخکښے به ولاړ یو او چه هر څومره به مونږ سره زیاتے کیږی، مونږه د دے زیاتی مخه نیسو۔ په دے د اردو په شعر هغوی ته خراج تحسین پیش کوم چه په مرگ باندے مرو نه، وائی:

کون کہتا ہے کہ موت آئی تو مر جاؤنگا
میں تو دریا ہوں سمندر میں اتر جاؤنگا
زندگی شمع کی مانند جلاتا ہوں ندیم
بجھ تو جاؤنگا مگر صبح بھی کر جاؤنگا

(تالیاں)

جناب سپیکر: ډیر ښه جی۔ قلندر خان لودھی صاحب! آپ بھی اس پہ بولنا چاہتے ہیں؟

جناب حاجی قلندر خان لودھی: جی، میاں صاحب نے جو بات کی ہے، واقعی یہ ہم سے بڑی کل ایک کمزوری ہوئی ہے، میں جب آیا تو کاروائی شروع تھی۔ میرا خیال تھا کہ اس پر عالمزیب خان کے بارے میں سب بھائی ہم بات کریں گے لیکن چونکہ وہ بھی ایک Important مسئلہ تھا، ملک میں بھی آگ لگی ہوئی ہے، تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ ایک دن رکھیں آپ اس کیلئے، تو کل تو میرے خیال میں ووٹ ہے جی تو اگر پانچ تاریخ آپ اس کیلئے مختص کردیں اور رائے لے لیں ہاؤس سے، تو میرے خیال میں ہم سب بھائی اپنے اپنے جذبات کا جو اظہار کریں گے اور جو یہ باقی سب ہمارے بھائی جو شہید ہوئے ہیں، سب کے بارے میں ہم بات کر سکیں جی۔

جناب سپیکر: جی ثاقب اللہ خان صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما به خواست دا وی جی، هاؤس ته به مے تجویز هم دا وی چه شپږم تاریخ جمعے ورځ ده جی، سپږم تاریخ باندے به مونږه دے ورځ د پاره اوکاږو او بیا به جمعے مبارکه ورځ، دا شهید دے، هغه د

پاره قرآن خوانی به هم دلته اوکړو جی نو د جمعے مونځ نه مخکبنے یا هغے نه پس دا به اوشی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا د هاؤس، چه څنګه ستاسو د رونړو، دا چه دوئ کوم تجویز پیش کړو، ستاسو ورسره اتفاق دے ؟

(ایوان میں 'ہاں' کی آوازیں)

<u>جناب سپیکر:</u> بله ورځ بیا په دے باندے به فل ډ سکشن کوؤ جی۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب،آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> شکریہ،جناب سپیکر۔ ہماری یہ درخواست ہے کہ یہ ہاؤس جو ہے،اس کو الحمد للہ جس طرح پہلے آپ نے بہت اچھے طریقے سے چلایا ہےور سارے ممبران صاحبان ہمیشہ آپ کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے انشاء اللہ، کل بھی آپ کی بڑی مہربانی کہ آپ نے یہاں ہمیں بات کرنے کی اجازت دی۔ جناب سپیکر،اگر یہ بات صرف کسی ایک جماعت کی ہوتی، کسی ایک شخص کی ہوتی تو ہم نہ آج اس پہ اتناAgitate کرتے اور نہ ہی یہ ماحول لیکن جناب سپیکر،آج بہت دکھ کی بات ہے،آج بہت افسوس کی بات ہے،آج ہم سب کیلئے بڑے غم کی بات ہے کہ پاکستان کا سب سے بڑا جو صوبہ ہے، پینسٹھ پرسنٹ پاکستان کی جو پاپولیشن ہے اور جناب سپیکر،اس آبادی پر جو اسمبلی قائم ہوئی تھی،آج اس پہ شب خون مارا گیا ہے۔ جناب سپیکر، جس طرح آپ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ As a Speaker اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، اس اسمبلی کے ہالوں میں تالے لگائے گئے ہیں اور وہاں کے سپیکر نے سیڑھیوں پر وہاں سیشن کیا ہے۔ جناب سپیکر، جو عدالتی فیصلہ ہوا ہے،اس کا الحمد للہ ہمیں کوئی غم نہیں، سیاستدانوں کے خلاف فیصلے عدالتوں میں نہیں ہوتے، سیاستدانوں کے خلاف فیصلے عوامی عدالتوں میں ہوتے ہیں اور الحمد للہ اب وہ عوامی عدالت لگنے والی ہے۔ جو گورنر راج صوبہ پنجاب میں لگایا گیا ہے،اب جنرل راج کیلئے اس کا راستہ ہموار کیا جارہا ہے۔ وہ گورنر راج صرف صوبہ پنجاب تک محدود نہیں رہیگا،اب اس کیلئے حالات ایسے پیدا کر رہے ہیں کہ یہ ملک بڑی قربانیوں کے بعد،اس ملک میں بڑی تحریک چلانے کے بعد، وہ تمام سیاسی جماعتوں کے آج جو یہاں ہمارے دوست بیٹھے ہیں اور ہمارے قائدین نے بڑی قربانیوں کے بعد جناب سپیکر،یہاں اس ملک میں جمہوریت آئی تھی، سارے پاکستان کے لوگوں کے

چہروں پر اور ان کی آنکھوں میں ایک چمک آئی تھی کہ اب کی بار اس جمہوریت میں، اس مینڈیٹ میں پارٹیاں جو ایک دوسرے کو سپورٹ کریں گی لیکن جس طرح ٹھیک تھا، اگر عدالت نے فیصلہ دے دیا، اس پہ بھی میں ابھی بات نہیں کروں گا، وہ فیصلہ ہمارے قائدین کے خلاف ہے، وہ ہم عوامی عدالت میں لے جا رہے ہیں لیکن جس طرح صوبے میں گورنر راج کا نفاذ کیا گیا ہے اور جس طرح آج وہاں کے عوامی مینڈیٹ کو طاقت کے ساتھ بدلا جا رہا ہے، یہی بات کچھ عرصہ پہلے آزاد کشمیر میں ہوئی تھی، یہی بات انہوں نے آج صوبہ پنجاب میں کی ہے اور مجھے شک ہے کہ یہ اس صوبے میں یا کسی اور صوبے میں نہ ہو جائے۔

جناب سپیکر! اب بھی وقت ہے کہ یہ سارے پارلیمنٹیرین ہمارے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور وہ صوبہ جس میں صوبائی اسمبلی کا سیشن آج ہال کی بجائے سیڑھیوں میں ہو رہا ہے، اس کے خلاف جناب سپیکر، ہم قرارداد لا رہے ہیں، آپ تمام پارلیمانی لیڈر صاحبان نے ہمارے ساتھ اس پر تعاون کیا ہوا ہے، آپ سے گزارش ہے جناب، کہ آپ رول 124 کو رول 240 کے تحت Suspend کر کے ہمیں یہ قرارداد لانے کی اجازت دیں، اس پہ تمام پارلیمانی لیڈرز نے Sign کیا ہوا ہے، تاکہ ہم یہ قرارداد اس ہاؤس میں لا سکیں کیونکہ یہ ایک اچھا ماحول ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس اسمبلی میں ایسی کوئی بات نہ کریں، کوئی مشکلات پیدا نہ کریں۔ یہ جو بہت ضروری قانون سازی ہے جناب سپیکر، یہ بھی ہو لیکن آج اگر اپنے بھائیوں کیلئے، آج پنجاب اسمبلی کیلئے ہم سارے ممبران کھڑے نہیں ہوئے تو کل جب اس اسمبلی پہ شب خون مارا جائے گا تو پھر کوئی ہمارے لیے کبھی نہیں روئے گا تو جناب سپیکر، میری آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ ہمیں یہ قرارداد لانے کی اجازت دی جائے۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ابھی تک جو بات ہوئی ہے رول کے بارے میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> عبدالاکبر خان کا مائیک ذرا آن کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> لیکن جناب سپیکر، یہ جو رولز اینڈ پروسیجر اور یہ کانسٹی ٹیوشن جو بنے ہیں، یہ اسلئے بنے ہیں کہ یہ اسمبلی کی جو کاروائی ہے، آپ اسی کے تحت چلائیں گے۔ اس سے تو آپ الگ نہیں ہو سکتے کہ اسمبلی کا رول یا آئین کچھ اور کہتا ہو اور چیئر کچھ اور کہتا ہو۔ جناب سپیکر، Trichotomy of powers میں ہر انسٹی ٹیوشن کی اپنی حیثیت ہے، جس طرح جوڈیشری ہے، جس طرح ایگزیکٹیو ہے، جس طرح لیجسلیٹیو ہے، یہ تو الگ الگ Define کیے گئے ہیں کانسٹی ٹیوشن میں، اب جناب سپیکر، میں کل بھی اور

آج بھی کہتا ہوں، رول (5) 125 کو آپ ذرا اٹھا کے دیکھیں تو یہ جو رول 125 ہے، یہ اس میں لکھا ہے-----

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ، ایک منٹ، صبر کریں۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan</u>: Rule 125, Sir, 'Form and contents of the resolution'، تو اس میں مختلف دیئے گئے ہیں کہ ریزولیوشن کیسے ہو گی، کونسی ریزولیوشن Admissible ہو گی، کونسی ریزولیوشن پیش ہو سکے گی؟ اس میں جناب سپیکر، جب آپ (5) پہ آ جائیں گے، "It shall not" یعنی یہ بالکل ایک مہر لگائی گئی ہے کہ "It shall not relate to any matter"-----

<u>جناب سپیکر:</u> کونسی شق ہے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> سر، رول 125 کی (5)۔

<u>جناب سپیکر:</u> 125 کا (5)۔

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> "It shall not relate to any matter which is under adjudication in court of law having jurisdiction in any part of Pakistan", 'in any part of Pakistan، چونکہ ہائیکورٹ میں اس گورنر رول کو چیلنج کیا گیا ہے، Now it is sub-judice, how this Assembly can take a cognizance of a matter which is already pending in a Court of law? کل کو جناب سپیکر، پھر ہمارے اختیارات بھی کوئی اور استعمال کرے گا، اگر ہم کسی اور کے اختیار میں اندر داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ تو اسلئے اس رول (5) 125 کے تحت جو بھی ریزولیوشن ہو گی، اگر اس کے Contents کو کسی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے تو آپ اس کو پھر نہیں لے سکتے، Admissible نہیں ہے، آپ اس پہ یہاں ووٹنگ ہی نہیں کرا سکتے۔ شکریہ، جناب سپیکر۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر-----

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان، آپ بات کر رہے تھے-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> میں نے-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ بیٹھ جائیں۔ جی منور خان۔ منور خان کا مائیک آن کریں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: شکریہ، سپیکر صاحب۔ یہ عبدالاکبر خان صاحب جو رول پیش کر رہے ہیں، وہ ویسے سر، آپ کو Misguide کر رہے ہیں کیونکہ انہوں نے اسی پہ خود Sign کیے ہوئے ہیں، سر۔ تو جب انہوں نے Sign کیے ہوئے ہیں تو اب اس کو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے کب کیے ہیں سائن؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: آپ نے کیے ہیں۔ تو اس سلسلے میں سر، یہ جتنے بھی پارلیمنٹیرینز ہیں، مسلم لیگ (ن) والے ہیں، یہ جو (ق) والے ہیں، ان سب نے اس پہ دستخط کیے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہاں، اس پر ان سب کا اتفاق ہے، سر۔ تو سر، آپ یہ رول Suspend کر کے اس کی اجازت دیں کہ یہ قرارداد پیش کی جائے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جو بات عبدالاکبر خان صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب ثاقب اللہ خان، لیگل رائے۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ لیگل رائے خو زۀ نه ورکومه جی خو زما یو عرض دے جی۔ زمونږ مخامخ چه کومه مسئله ده سر، دا د دے ملک د بقا مسئله ده۔ دا زمونږه ملګری مونږه واوریدل، اپوزیشن ملګری مو واوریدل، عبدالاکبرخان صاحب خو ډیر مدلل بیانونه، خو سر زمونږه مسئله بله ده۔ هغه مسئله زمونږه په یوه خبره باندے حل کیږی او هغه ده چه مفاهمت سره، دا ګیم چه اوس راروان دے، دا وړومبے ځل نه دے، دا مونږه ګورو او دا سے ښکاری لکه چه یو زوړ فلم دے او بار بار ئے ګورو، بار بار ئے ګورو۔ بدقسمتے دا دے سر، چه مونږه اوسه پورے د دے نه څه سبق ایزده نه کړو۔ پرون راسے خبرے کیږی لګیا دی جی، د جوډیشری خبرے کیږی او د دریم قوتونو خبرے کیږی چه د دے نه بل سړے فائده اخلی خو په دے باندے یو کس هم نه کښینی چه د دے فائده، مونږه څه اوکړو چه دا څیز حل کړو؟ د جوډیشری خبره کوی سر، پکار دی چه دے ایوان کښے په هغے باندے خبره اوشی۔ دا ړومبے ځل نه دے، 1954 نه شروع شئ چه هغه وخت سره پریذیډنټ د Constitutional Assembly، مولوی تمیز الدین صاحب دا خبره چیلنج کړه نو جسټس منیر

وړومبے سړے وو چه هغه راپاسیدو او Doctrine of necessity ئے راپیدا کړه او د هغے نه پس دا شروع شوے دے، په 1958 کښے شوے دے، په 1977 کښے شوے دے او اوس په 2000 کښے هم شوے دے او Doctrine of necessity هغه وخت کښے استعمال شوے دے چه په 2000 کښے خو ججانو، جسټس زاهد د سپریم کورټ جسټس وو او په 2000 کښے د هغه خپل Testimony ده چه مونږه کله پی سی او نه حلف اخستو په هغے وخت کښے مونږ سره په Writing کښے هیڅ نه وو، مونږه Blank کاغذونو نه پی سی او بهانه کوؤ او Doctrine of necessity یو، زمونږه عبدالاکبر خان صاحب پرون د کانسټی ټیوشن ډیر مدلل او ما له خو ئے ډیر خوند هم راکولو، دومره Educated سړی موږ ته ډیرے مزیدارے خبرے اوکړے خو د هر یو لیجسلیشن یو Preamble وی، روح ئے وی، زهٔ به تاسو ته جی د هغے Preamble، تاسو پیج 1 د کانسټی ټیوشن راوکاړئ، زهٔ به تاسو ته هغے کښے دوه درے خبرے اوکړم۔ وړومبے ئے لیکلی دی چه "Wherein the principles of democracy, freedom, equality, tolerance and social justice"، وړومبئ خبره د Democracy راغلے ده، بیا په سیکنډ پیج کښے چه زمونږه د خلقو دغه ئے ایښودے دے، هغے کښے لیکی چه 'Dedicated to the preservation of democracy' د آئین روح Democracy دے او Democracy supreme ده، دا قانون چه څومره جوړ شوے دے، که هغه Disqualification laws دی، که هغه Jurisdiction laws دی او که زمونږه رولز آف بزنس دی، د دے روح د ډیموکریسی د پاره دے، د نن خبرے، دا بد قسمتے دے چه زمونږه جوډیشری، هغه لاز خو ورکوی، مارشل لا Upheld کوی خو چه په کوم ځائے کښے Preservation اصل خبره وی، د پاکستان د Preservation خبره وی، هغه ځائے کښے بیا Doctrine of necessity نه استعمالیږی۔ زما خواست دے د پیپلز پارټئ ملګرو ته، زما خواست دے د مسلم لیګ ملګرو ته، دا زمونږه مشران دی، دا د دے حکومت مشران دی، دا د دے پاکستان مشران دی، چه دا ټائم نه دے چه یوبل ته ګوتے نیسو، دا د Points scoring time نه دے جی، خپلے صوبے ته اوګورئ۔ په دے صوبه کښے مونږ باندے خدائے یو رحم اوکړو، یو چانس ئے راکړو، صوفی محمد صاحب سره زمونږه خبرے اوشوے، یوه رڼرا لاره پیدا شوه خو چه د کله نه شوے ده نو زمونږه

په صوبه کښے قلاری بیا هم نه ده راغلے ، په هغے کښے لګیا دی داچه کوم ته مونږ دریم قوت وایو، تخریب کار وایو، هغه نن مونږه په Sectarian کښے راجمع کړی وو۔ فسادات اوس هم دی، Sectarian فسادات دی، د دریو کالو ماشومان حلالیږی لګیا دی، هغه مری، خواست کوم چه که بالکل جوړ د شی، زمونږه مشر مولانا صاحب، دا ټول مشران، تاسو، او مونږه دا وایو چه دے ځائے کښے یوه کمیټی جوړه کړئ چه هغه پاسی او وائی، دا زمونږه د صوبے دا انګار لا یخ شوے نه دے او نن چه څه چل اوشو میلمنو سره، په لاهور چه څه چل اوشو، خدائے اومنئ، په دے باندے ځان پوهه کړئ چه Points scoring time نه دے ، که مونږه اوس هم ویښ نه شو نو بیا به په پاکستان کښے په هر یو ځائے کښے پیکټ وی او چا سره چه زور وی، چه ورسره ټوپک وی، هغه به زمونږه نه دا سپینے جامے اوکاږی او زمونږه بے عزتئ به کیږی۔ مرګ حق دے ، مونږه نن د جمعے په ورځ باندے د عالمزیب حاجی خبره کوؤ، د هغه وینه به ضائع لاړه شی، زمونږه د سوات، زمونږ د هر یو ځائے شهیدانو وینه به ضائع لاړه شی، خدائے او رسول اومنئ، دا ماحول مه خرابوئ۔ د پنجاب ملګری، هغوی ته پکار دی، چه مونږه راشو، مونږه ورسره کښینو، کابینه کښینی، په دے باندے په Points scoring باندے هیڅ نه کیږی، کښینئ کمیټی جوړه کړئ او پکار دا ده چه دا کوم مشران مخکښے شوی دی، اسفندیار خان، نور مشران، چه دوئ د کښینی او نواز شریف صاحب ته هم د لاړ شی، زرداری صاحب سره هم خبره اوکړئ چه دا خو مونږه تباهئ ته ځو۔ دا سیلاب به څوک اودروی، دے ته به بند څنګه کوی؟ سټیټ نشته دے ، سینیټ نشته دے ؟-----

<u>جناب سپیکر:</u> چمکنی صاحب، لږه مهربانی اوکړه۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> زهٔ مهربانی کومه سر، زهٔ بس خبره ختمومه۔ زما دا خواست دے تاسو ته چه د Points scoring نه ښه ده چه هم دغه اسمبلی د یوه کمیټی جوړه کړی، دے مشرانو سره د کښینی چه د خدائے د پاره د مفاهمت، د دے وطن د بقاء د پاره مونږه د دا جنګ پریږدو او دا پاکستان چه اوچلیږی۔ ډیره مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *شکریہ۔ جی اسرار اللہ خان گنڈاپور۔*

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں آپکا شکر گزار ہوں۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: مختصر یہ کہ ویسے آپ نے وہ کروا دیا۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ایک منٹ، سر۔ سر، وہ ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہمیں پتہ ہے کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ ہماری جو قرارداد ہو گی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: ابھی وہ تو بیٹھ گئے ہیں نا۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: پہلے جو، جس طرح عبدالاکبر خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

(قطع کلامی)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سپیکر صاحب نے مجھے فلور دیا ہے، میں شکر گزار ہوں۔

جناب سپیکر: اس پر کیا آپکی۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیگل، لیگل اس پر وہ آجائیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر، انہوں نے جس رول کا حوالہ دیا ہے، اس اسمبلی کی ایک روایت رہی ہے اور یہ ایک انتہائی اہم معاملہ ہے، عبدالاکبر خان کی اس اسمبلی کیلئے بہت بڑی Contribution ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ جو انہوں نے رول کو Quote کیا ہے، اسکی اپنی جگہ پر ایک حیثیت ہے لیکن یہاں پر جو یہ قرارداد آئی ہے، کورٹ کے Decision کو Reverse نہیں کر رہی۔ یہاں پر جو قرارداد ہے، وہ اپنی Displeasure کا اظہار کر رہی ہے اور ایسی بہت سی باتیں نہیں ہیں سر، کہ Sub judice کیس ہے۔ جب محترمہ اس ملک میں نہیں تھیں، جب نواز شریف صاحب نہیں تھے، اس وقت بھی اس اسمبلی نے قرارداد بھیجی تھی اور انکے خلاف بھی عدالتوں میں فیصلے پڑے ہوئے تھے For adjudication تو اس وقت بھی ہم نے انکو بلانے کیلئے یہ پشاور ائرپورٹ بھی آفر کیا تھا۔ میں ان سے یہ درخواست کرونگا کہ انہوں نے ایوان کی توجہ اس جانب دلا دی لیکن اگر یہ اس پر زور نہ دیں اور یہ قرارداد آجائے اور اس ہاؤس سے منظور ہو جائے تو یہ جمہوری روایات کے حق میں ہو گا، سر۔

جناب سپیکر: قلندر لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: بہت مہربانی، روایات کی بات بھی کی ہے جی، ہمارے صوبہ سرحد کی اسمبلی کی اپنی ایک روایت ہے، ایک ایسا مسئلہ ہو گیا ہے، دیکھیں سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہوا ہے، وہ اپیل میں نہیں جارہے ہیں، اسلئے کہ یہ کیس سپریم کورٹ میں نہیں ہے، اس کے بعد وہ گورنر راج کے متعلق جارہے ہیں، کیا ہم اس چیز کو Recommend کرتے ہیں کہ گورنر راج لگے؟ ہم جمہوری لوگ ہیں، اسلئے ان کی قرارداد ماننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم نے ایک قرارداد، ہمارا ایک فورم ہے، ہم اس فورم پر اپنا ایک حق ادا کر رہے ہیں کہ کیا ٹھیک ہو رہا ہے، کیا غلط ہو رہا ہے؟ جو ہونا ہے، وہ تو ہونا ہی ہے۔ تو اسلئے اس میں میرے خیال میں میری ریکویسٹ ہو گی، گنڈاپور صاحب نے بھی یہ کوشش کی، میں بھی یہ کوشش کر رہا ہوں کہ انکو قرارداد لانے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی لیاقت شباب صاحب۔ لیاقت شباب صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب لیاقت شباب (وزیر آبکاری و محاصل): جناب سپیکر، جو رولز عبدالاکبر خان صاحب نے دیئے ہیں جو قانون Allow کرتے ہیں ہر ایک ادارے کو، تو ہمیں ان رولز کے اندر رہ کے اپنا کردار ادا کرنا ہو گا۔ جہاں تک میرے بھائیوں نے گزارش کی ہے کہ یہ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا تو میری گزارش یہ ہے سر، کہ اگر ایک آدمی کے گھر میں ڈاکہ پڑ جائے تو چیئر دوبارہ تو Allow نہیں کرے گی کہ چونکہ اس کے گھر میں ڈاکہ پڑا ہوا تھا پہلے بھی تو اب بھی پڑ جائے تو خیر ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

(وزیر آبکاری و محاصل): Actually جو رولز ہیں اس کے مطابق اور جو کہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

(وزیر آبکاری و محاصل): جو کیس عدالت میں پڑا ہوا ہے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

(وزیر آبکاری و محاصل): وہ Sub judice ہے، اسلئے یہ یہاں پر ڈسکس نہیں ہو سکتا جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ دیکھیں، آپ جب بول رہے ہوتے ہیں تو کوئی نہیں بولتا۔

(قطع کلامیاں)

(وزیر آبکاری و محاصل): نگہت بی بی تو غصے ہو گئی ہیں-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، تو اپنے ٹائم پر بولیں نا۔

(وزیر آبکاری و محاصل): مہربانی کر کے ذرا سینہ بڑا کریں۔ مہربانی کر کے-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: نہیں، یہ طریقہ مناسب نہیں ہے، بیٹھ جائیں۔

(وزیر آبکاری و محاصل): مہربانی کر کے ذرا دل کو بڑا کریں ہاں-----

(قطع کلامیاں/ شور)

(وزیر آبکاری و محاصل): جب آپ بات کر رہے تھے، ہم سب سن رہے تھے۔ جب ہم بات کرتے ہیں تو آپ بھی مہربانی کر کے ذرا دل کو بڑا کریں-----

(قطع کلامیاں/ شور)

جناب سپیکر: آپ مجھے Pressurize کرنا چاہ رہے ہیں-----

(قطع کلامیاں/ شور)

جناب سپیکر: یہ طریقہ ہے ؟ آپ بھی بیٹھ جائیں، سارے بیٹھ جائیں۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، یہ Tactics نہیں چلے گا، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ بھی بیٹھ جائیں-----

(شور)

جناب سپیکر: نہیں جب آپ بولتے ہیں تو میں سب کو خاموش کرتا ہوں اور آپ چار چھ بندے ہیں، سارے ہاؤس کو ہائی جیک کر رہے ہیں، یہ کیا طریقہ ہے ؟

(تالیاں)

جناب سپیکر: میجر صاحب، میجر صاحب، اس پر کل بھی کافی ڈسکشن ہوئی ہے۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سر، دو تین منٹ چاہیئے، صرف دو تین منٹ جی۔ سپیکر صاحب، ڈیرہ مهربانی ڈیرہ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، میجر بصیر صاحب کا مائک آن کریں۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: سر، د دریو ورځو نه په دے مسئلے باندے د مختلف سیاسی جماعتونو نه خبرے راځی او ډیر بحث پرے اوشو۔ د هر یو سیاسی جماعت خپل یو View point دے او د هغے په رنړا کښے د دے مسئلے هغه حل وو۔ د دے سره چه کوم ظلم یا زیاتے شوے دے، د هغے اظهار کوی او اوشولو، زهٔ صرف په دے Comments نه کول غواړم چه په پنجاب کښے گورنر راج څنګه نافذ شو، دا ظلم اوشو یا زیاتے اوشو، د کوم طرف نه اوشو؟ زهٔ په دے باندے Comment کول نه غواړم چه شریف بردارن د نااهلئ وجوهات یا اسباب څه اوشو، په دے باندے زمونږه د پاکستان پیپلز پارټئ پارلیمانی لیډر، عبدالاکبر خان صاحب خپل چه کوم View point وو، هغه ښه په وضاحت سره ئے بیان کړے دے خو سر، زهٔ ستاسو په توسط باندے د یوے خبرے نشاندهی کول غواړمه، زهٔ وایم چه هغه ډیر اهمیت او ضرورت لری، پکار ده چه مونږه ټول هاؤس د هغے احساس اوکړو۔ هغه خبره سر، دا ده چه زمونږه د مسلم لیگ (ن) چه کوم سربراه دے، نواز شریف صاحب، هغځ د دے ملک دوه ځله وزیر اعظم پاتے شوے دے، گورنمنټ ئے څنګه تیر شوے دے؟ هغه ټول زمونږه په مخکښے دے، په هغے به دا Comment نه کوؤ، بهرحال زمونږه وزیر اعظم تیر شوے دے، مونږه به ورته د عزت او د درناوی په نظر گورو خو په دے دوران کښے بحیثیت وزیر اعظم دوئ ته مختلف State's secret provide کړلے شوے وو چه هغه د وخت ضرورت وو او هر وزیر اعظم ته هغه State's secret وقتاً فوقتاً Provide کیږی، نن چه کله د گورنر راج دغه فیصله شوے ده، د هغے نه بعد زمونږه دغه مشر، زمونږه دغه سابقه وزیراعظم صاحب محترم شهرونو کښے جلسے جلو سونه کوی او هغه State's secret چه کوم د دے قوم چه هغوی سره بحیثیت وزیر اعظم یو امانت وو، په هغے کښے خیانت کیږی۔ دا دغه خیانت د مصلحت د پاره دا خبره نه اوړی بلکه په دیکښے نور بگړاؤ پیدا کیږی۔ سر، زهٔ ستاسو په توسط صوبائی حکومت ته دا خواست کوم او د مسلم لیگ (ن) ملگرو ته داخواست کوم چه هغوی خپل سربراه ته، خپل لیډر ته د داسے هدایات، داسے ایډوائس ورکړلے شی-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔

میجر ریٹائرڈ بصیر احمد خٹک: چه د غه State's secret د State's secret پاتے شی او په هغے کښے خیانت او نشی۔ شکریه، سر۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آپ بھی معزز رکن ہیں، دوسرے معزز رکن کو بولنے کا موقع دیں-----

(قطع کلامیاں/شور)

جناب سپیکر: یہ طریقہ تو نہیں ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: بس، کښینه تهٔ----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Now listen to me-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Now listen the to Chair-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں-----

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Yesterday and today, certain major portions of Members of this august House started discussion on the prevailing situation in the Punjab Province, in particular in the wake of Supreme Court's judgment and imposition of Governor's rule. Frankly speaking, the said discussion was not within the ambit of this House under the rules and I could obstruct such discussion under Rule 24 (b) of the Provincial Assembly of NWFP Rules, 1988, but I showed liberty in this regard and allowed everyone threadbare discussion as nobody referred to the said rule. When Abdul Akbar Khan, MPA, quoted the said rule, then I could not go beyond the rules. Now few of the honourable Members intend to move a resolution condemning the action of the Governor of the Punjab, on the contrary Mr. Abdul Akbar Khan again referred to Rule 125, sub rule (5) which says that "it shall not relate to any

matter which is under adjudication in a Court of law having jurisdiction in any part of the Pakistan". He said that the issue is under adjudication of the Lahore High Court and as such a resolution in this regard can not be moved in the House. The rule is very much clear and in view of the explicit provision, I announce my ruling that a resolution on the subject matter can not be moved in the House.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 10.00 a.m. of the day after tomorrow. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس مورخہ 05 مارچ 2009ء بروز جمعرات صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)